سرکاری رپورٹ

ساتمواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کاروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۲۔	سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳۔	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کے تقرر کا اعلان اور درخواست ہائے رخصت	۶۰
۴۔	صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۸۵۔۸۶ء کا پیش کیا جانا۔	۶۱

جلد ہفتم ــــــــــــــــــــــ شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر : مسٹر محمد سرور خان کاکڑ

۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سکریٹری۔ مسٹر اختر حسین خان۔

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی۔

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی۔

۲۔ مس پری گل آغا۔ (وزیر تعلیم)

۳ مسٹر آبادان فریدون آبادان۔ (مشیر)

۴۔ میر عبدالغفور بلوچ۔ (پارلیمانی سیکرٹری)

۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (" ")

۶۔ میر عبدالمجید بزنجو۔ (" ")

۷۔ میر عبدالنبی جمالی۔ (وزیر مال)

۸۔ آغا عبدالظاہر۔

۹۔ میر احمد خان زہری۔

۱۰۔ سردار احمد شاہ کھیتران۔ (وزیر بلدیات)

۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل۔

۱۳ سردار بہادر خان بنگلزئی۔ — وزیر خوراک

۱۴ مسٹر بشیر مسیح — (پارلیمانی سیکرٹری)

۱۵ سردار چاکر خان ڈومکی

۱۶ سید داد کریم

۱۷ حاجی عید محمد نوتیزئی۔

۱۸ میر فتح علی عمرانی

۱۹ حاجی ظریف خان مندوخیل — (پارلیمانی سیکرٹری)

۲۰ میر ذوالفقار علی مگسی۔ — (مشیر)

۲۱ سردار نثار علی — (پارلیمانی سیکرٹری)

۲۲ جام میر غلام قادر خان — (وزیر اعلیٰ)

۲۳ ملک گل زمان خان کاسی — مشیر

۲۴ میر ہمایوں خان مری — (وزیر خزانہ)

۲۵ مسٹر اقبال احمد کھوسہ — پارلیمانی سیکرٹری

۲۶ سردار خیر محمد خان ترین۔

۲۷ میر محمد علی رند۔

۲۸ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ — (وزیر مواصلات)

۲۹ ارباب محمد نواز خان کاسی — (وزیر زراعت)

۳۰ مسٹر محمد صالح بھوتانی۔

۳۱ میر محمد نصیر مینگل — وزیر صنعت وحرفت

۳۲ حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

۳۳ سردار محمد یعقوب خان ناصر — (وزیر آبپاشی)

۳۴ ملک محمد یوسف اچکزئی۔ — (وزیر حج واوقاف)

۳۵ مسٹر نصیر احمد خان باچا۔

۳۶ مسٹر ناصر علی بلوچ۔ — (پارلیمانی سیکرٹری)

۳۷ میر نور احمد خان مری — " "

(ج)

۳۸- میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

۳۹- نواب تیمور شاہ جوگیزئی۔ (وزیر صحت)

۴۰- پرنس یحییٰ جان

۴۱- سردار نواب خان ترین۔)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا ساتواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء بوقت دس بجے صبح زیرصدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

قاری سید افتخار احمد کاظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ط/ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ط وَیَنْھٰی
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج/ یعظکم لعلکم تذکرون/ واوفوا بعھد اللہ
اذا عاھدتم/ ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا ط وقد جعلتم اللہ
علیکم کفیلا/ ان اللہ یعلم ما تفعلون ٥// پ۱۴ ع ۱۹ (النحل ۹۰-۹۱)

خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے/ اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے/ اور بے حیائی/ اور نامعقول کاموں/ اور سرکشی سے منع کرتا ہے/ اور تمہیں نصیحت کرتا ہے/ تاکہ تم یاد رکھو/ اور جب خدا سے عہد واثق کرو، تو اس کو پورا کرو/ اور جب پکی قسم کھاؤ/ تو اس کو مت توڑو/ کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو/ اور جو کچھ تم کرتے ہو/ خدا اسکو خوب جانتا ہے۔

وما علینا الا البلٰغ

ا

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

*۲۸۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی:۔

کیا وزیر زراعت و جنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ بلوچستان میں محفوظ جنگلات کا کل رقبہ ضلع وار کتنا ہے اور ان میں کس قدر درخت موجود ہیں ؟ نیز سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اس مد میں کس قدر رقم مختص کی گئی ہے اور یو ایس اے (U.S.A) امداد کے تحت کن کن علاقوں میں شجر کاری کا پروگرام حکومت کے زیر غور ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

ب:۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں ؟ نیز کیا حکومت نے ریت بچاؤ سکیم کے تحت کوئی منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس وقت سوئی گیس ضلع ڈیرہ بگٹی میں ریت کی وجہ سے قابل کاشت اراضیات کو نقصان ہو رہا ہے۔ کیا شجر کاری کے پروگرام پر عمل کر کے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ؟

وزیر زراعت و جنگلات

الف:۔ صوبہ بلوچستان میں جنگلات کا چھبیس لاکھ ستاسی ہزار تین سو پچیس ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کے زیر انتظام ہے۔ ان کی ضلع وار تفصیل لف ہذا ہے۔ یہ جنگلات مختلف اقسام کے ہیں۔ جن میں چراگاہیں بھی شامل ہیں۔ درختوں کی صحیح تعداد کا اندازہ فی الحال لگانا ناممکن ہے۔ درختوں پر نمبر شماری شروع ہے۔ جس کے مکمل ہونے پر تعداد بتائی جا سکتی ہے۔ نیز سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ان جنگلات کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ یو ایس اے (U.S.A) کی امداد کے تحت فی الحال ضلع نصیر آباد میں شجر کاری کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

ب۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت محکمہ جنگلات بلوچستان کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے کہ

سال رواں میں مکران کے ساحل پر ریگ بندی کا ایک منصوبہ منظور ہوا ہے۔ جس کے تحت تقریباً تین سو ایکڑ رقبہ پر پسنی، گوادر، اور ماڑہ اور لپشکان کے مقامات پر ریگ بندی کی جائے گی۔

ڈیرہ بگٹی کے علاقہ میں ریگ بندی کرنے سے اراضیات کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور شجرکاری کرنے سے ریگ بندی کی جا سکتی ہے۔ یہ بھی زیر غور ہے۔

تفصیل محفوظ جنگلات ضلع وار

نمبر شمار	ضلع	رقبہ (ایکڑ میں)
۱	کوئٹہ	۹۶,۵۴۶
۲	پشین	۱,۸۰,۴۷۱
۳	چاغی	۹,۴۴,۰۶۰
۴	لورالائی	۱,۵۹,۵۳۵
۵	ژوب	۸۲,۲۸۱
۶	سبی	۲,۲۷,۴۸۹
۷	کچھی	۵۱,۸۴۰
۸	قلات	۱,۵۶,۰۵۷
۹	خاران	۳,۱۴,۷۴۰
۱۰	خضدار	۴۲,۸۸۰
۱۱	لسبیلہ	۳,۹۳,۰۲۶
۱۲	تربت	۳۸,۴۰۰
		۲۶,۸۷,۳۲۵ ایکڑ

مسٹر صالح محمد بھوتانی۔

جناب والا! ضمنی سوال کی اجازت چاہوں گا۔

کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ لسبیلہ میں تین لاکھ ترانوے ہزار چھبیس ایکڑ رقبہ پر جو ریگ بندی کی گئی ہے۔ وہاں درخت لگائے گئے ہیں یا نہیں؟ محکمہ جنگلات نے اس رقبہ کو کیوں ختم کر دیا ہے۔؟

ارباب محمد نواز خان۔ وزیر زراعت۔

جناب والا! یہ نیا سوال ہے آپ اسے لکھ کر بھیجیں اس کا ہم تفصیلی جواب دیں گے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔

جناب والا! یہ میرا ضمنی سوال ہے اگر وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں تو بہتر ہے۔ وزیر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس طرح ہمارے سوال مارے جاتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! اس پر میں کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا۔ اس سوال کے جواب میں میرے معزز رکن نے جو ضمنی سوال کیا ہے وہ جنگلات کے متعلق ہے۔ لسبیلہ میں جو زمین دی گئی ہے وہ موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے۔ جہاں تک جنگلات کا تعلق ہے۔ میں اس کے متعلق کوئی بات ایوان سے پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتا۔ یہ بات میں بارہا ایوان میں کہہ چکا ہوں۔ کہ یہ اسمبلی کا استحقاق ہے۔ جہاں تک جنگلات کا تعلق ہے تو میں یہ کہوں گا کہ بلوچستان میں اب تک مطلوبہ کام نہیں ہوا۔ جہاں تک کھلی زمین ہے میری حکومت تحقیقات کر رہی ہے کہ کسی کا حق ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ چاہے وہ عوام کا ہو یا حکومت کا میں اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر عوام کی کوئی زمین لی گئی۔ چھینی گئی یا کسی کا حق مارا گیا

تو انشاء اللہ میری حکومت کسی کا حق ضائع نہیں کرے گی۔

جناب والا! اس پر ہم تحقیق کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی میں ایوان میں ایک جامع رپورٹ پیش کر دوں گا۔

٭۲۸۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا وزیر زراعت و امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ حکومت نے افزائش حیوانات جنگلی جانوروں کے تحفظ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت رواں مالی سال کے دوران کن کن اسکیموں کے لئے کس قدر فنڈ مختص کئے ہیں، ضلع وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔؟

ب۔ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تلور اور باز کے ناجائز شکار کی وجہ سے ان کی نسل ناپید ہو رہی ہے؟

ج۔ اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تلور اور باز کے ناجائز شکار کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر زراعت

شعبہ جنگلات

الف۔ جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات زیر عمل/زیر غور ہیں۔

۱۔ تحفظ جنگلی بکری (آئی بیکس) ضلع خاران
اس منصوبہ کے لئے سال رواں میں چار لاکھ سترہ ہزار روپیہ مختص کیا گیا ہے۔

۲۔ افزائش آبی پرندے بمقام زنگی ناور جھیل (ضلع چاغی) بند خوشدل خان (ضلع پشین) ہب جھیل (ضلع لسبیلہ) سال رواں میں ایک لاکھ بیاسی ہزار روپیہ اس منصوبے کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

۳۔ فارم برائے افزائش نسل جنگلی پرندے بمقام کوئٹہ۔
اس منصوبے کے لئے سولہ لاکھ اسی ہزار روپے سال رواں میں رکھے گئے ہیں۔

۴۔ ہنگول نیشنل پارک کا قیام (ضلع لسبیلہ)
سال رواں میں دس لاکھ روپے اس سکیم کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

ب: یہ درست نہیں ہے۔

(ج) تلور اور باز ہردو پرندے بلوچستان تحفظ شکار ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ کے تحت ان کے شکار پر پابندی ہے۔ محکمہ جنگلات کا عملہ ان کے ناجائز شکار کی روک تھام کے لئے مختلف مقامات پر صوبہ بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کے جائز شکار کی باقاعدہ اجازت وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت صرف غیر ملکی اہم شخصیات کو دیتی ہے۔

۲۔ افزائش حیوانات

اعداد و شمار رقومات برائے
ترقیاتی پروگرام ۸۷-۱۹۸۶ء

مختص رقم برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء

نمبر شمار	نام ضلع	نام منصوبہ	برائے تعمیراتی کام	دیگر اخراجات تنخواہ وغیرہ	کل رقم
۱۔	کوئٹہ پشین	قراقل بھیڑوں کا منصوبہ		۱۲۵۰۰۰	۱۲۵۰۰۰
۲۔	پشین بشمول کوئٹہ لورالائی ژوب اور قلات	عظیم منصوبہ افزائش حیوانات (بہ تعاون) یورپی اقتصادی برادری ایشیائی ترقیاتی بینک	۱۴۵۰۰۰	۶۵۳۵۰۰۰	۸۰۰۵۰۰۰
۳۔	کوئٹہ بشمول خضدار لورالائی	موجودہ ڈیری فارموں کی ترقی و توسیع	۷۹۳۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	۱۰۹۳۰۰۰
۴۔	تربت بشمول پسنی	(الف) ڈیری فارم کا قیام۔ تربت	۱۰۰۰۰۰	۸۲۱۰۰۰	۸۲۱۰۰۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام منصوبہ	برائے تعمیراتی کام	دیگر اخراجات تنخواہ وغیرہ	کل رقم
۴-	تربت بشمول پسنی	(ب) پولٹری فارم کا قیام پسنی	۴۰۰۰۰	—	۴۰۰۰۰
۵ -	نوشکی چاغی	ڈیری فارم کا قیام	۱۰۰۰۰۰	۱۲۴۴۰۰۰	۲۲۴۴۰۰۰
۶ -	قلات	ڈیری فارم کا قیام	۱۳۳۸۰۰۰	۸۵۱۰۰۰	۲۱۸۹۰۰۰
۷ -	نصیر آباد	وٹرنری ہسپتال کی تعمیر	۱۰۲۶۰۰۰	—	۱۰۲۶۰۰۰
		گوشت کی پیداوار کیلئے بکریوں کی افزائش	۱۴۷۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰	۱۸۷۰۰۰۰
۸ -	کچھی بشمول نوشکی اور پشین	تشخیص گاہ برائے امراض حیوانات	۲۷۶۰۰۰	۴۹۰۰۰۰	۷۱۶۰۰۰
۹ -	بلوچستان کے تمام اضلاع	میرو کرم کی انسداد اور روک تھام	—	۴۵۵۸۰۰۰	۴۵۵۸۰۰۰

آغا عبدالظاہر:- جناب والا! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت صرف غیر ملکی اہم شخصیات کو تلور کے شکار کی اجازت دیتی ہے۔ کیا ہمارے عوام کو شکار کا حق نہیں ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ صرف باہر کی اہم شخصیات کو شکار کی اجازت دی جائے اور کیوں ؟

مسٹر اسپیکر:- وزیر موصوف اس ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر زراعت:- جناب والا! یہاں کے لوگ پرمٹ لیتے ہیں تو انہیں اجازت دے دی جاتی ہے

پرنس یحییٰ جان:- (ضمنی سوال) جناب والا! بات یہ ہے کہ ہمارے لوکلز کو شکار

کی اجازت نہیں ہے۔ باہر کے لوگ براہ راست صدر سے اجازت لیتے ہیں۔ اور ہمارے صدر صاحب انہیں براہ راست کیوں اجازت دیتے ہیں۔؟ ہمارے ایم پی اے کو شکار کی اجازت نہیں ہے ... باہر کے لوگ چار سو جیپوں کے ساتھ آتے ہیں جبکہ ہمیں اپنے علاقے میں بندوق اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ تمام بلوچستان کو شیخوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ ایوب خان کے زمانے سے۔ جناب والا! اس کے لئے کوئی قانون بنائیں۔ کیونکہ ہمیں بھی شکار کا حق ہے۔

وزیر زراعت:۔

جناب والا! انہیں چھوٹے موٹے شکار کھیلنے کی اجازت ہے جس کی فیس پچھتر روپے سو روپے یا ایک سو بیس روپے ہوتی ہے۔ ویسے بھی ہمارے لوکلز بغیر اجازت کے شکار کھیلتے ہیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ مقامی لوگوں کو تلوار کا شکار کھیلنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا وہ بتائیں گے کہ تلوار کا شکار صرف غیر ملکی اہم شخصیتوں کو کھیلنے کی اجازت ہے۔؟ اور اگر مقامی لوگوں کو اجازت ہے تو یہ واضح بتا دیں یا صرف چند شیخوں کے حوالے ہے یہ بلوچستان۔

وزیر زراعت:۔

جناب اسپیکر! میں نے تو دوسرے آبی پرندوں اور مرغابی وغیرہ کے شکار کے متعلق اس کا ایک پرمٹ کے تحت مقامی لوگ بھی شکار کر سکتے ہیں۔ جس کی ہم اجازت دے دیتے ہیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:۔ یہاں تو تلور کا ذکر ہو رہا ہے دیگر آبی پرندوں کا نہیں۔

مسٹر اسپیکر:- ابھی تو آپ نے کہا ہے کہ ہم عام اجازت دے دیتے ہیں۔ تو واضح کر دیں کہ آپ کون سے پرندوں کی اجازت دیتے ہیں۔؟

وزیر زراعت:-

جناب والا! وہ تلور کے متعلق پوچھ رہے ہیں تلور کے شکار کے لئے بھی تو وہ جاتے ہیں اور بغیر پرمٹ کے چوری چھپے شکار کر بھی رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے میں اس کی وضاحت کر دوں! جیسا کہ معزز ممبر نے کہا ہے یہ پرندہ تلور روس سے آتا ہے اور جو شیخ صاحبان یہاں آتے ہیں اور انہوں کا شکار کھیلتے ہیں۔ ان شیخ صاحبان کو اس شکار کے عوض کافی کچھ دینا بھی پڑتا ہے۔ ہمارے پسماندہ علاقے ہیں۔ مثلاً اور دوسرے جب یہ شیخ صاحبان ان علاقوں میں آتے ہیں اور وہاں پر وہ تلور کا شکار کرتے ہیں۔ انہیں اس کے عوض اور دوستی کی خاطر کافی پیسہ دینا پڑتا ہے اور ابھی بھی انہوں نے کافی امداد دی ہے۔ اس وقت انہوں نے خاران کے لئے چھ سو کے وی کے دو جنریٹر دیئے ہیں۔ اور خاران کی چار مساجد کے لئے امداد دی ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کو صحیح طریقے سے مسلمان بنایا جائے اس طرح وہاں پر دوہری امداد بھی دی گئی ہے۔ اور اس مسئلے کے اندر کچھ بین الاقوامی امور بھی آتے ہیں اس میں فارن منسٹری بھی آتی ہے اور یہ صرف شکار کے متعلق بات نہیں ہے اس شکار پر ان شیخ صاحبان کا بہت زیادہ خرچ بھی آتا ہے جو آپ نہیں کر سکتے ہیں جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک تلور کے شکار پر ان کا تین لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ اور جہاں تک ہماری صوبائی حکومت کا تعلق ہے۔ ہم نے مرکزی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ ہم نے انہیں کہا ہے کہ پرمٹ دیتے وقت ہمارے وزیر صاحب کی بھی رائے معلوم کی جائے اور اگر وزیر صاحب کی رائے کو مدنظر نہ

رکھا گیا تو پھر مرکز اور صوبے کے درمیان باہمی رابطے میں خلل پڑے گا۔
جناب والا! اگر ہمارے ان علاقوں میں تلور کا شکار ہوتا ہے تو اس کے عوض ہمارے مقامی لوگوں کو بھی بہت کچھ ملتا ہے۔ امید ہے کہ میری اس وضاحت سے ہمارے معزز ممبر صاحب کی تسلی ہو گئی ہو گی۔
جناب اسپیکر! جیسا کہ یہاں پر تلور کے شکار کا ذکر ہو رہا ہے اس کے متعلق میں ایک اور بات کہوں گا کہ بعض اوقات اس میں بڑی سمگلنگ بھی ہوتی ہے لوگ غیر ملک سے آجاتے ہیں اور یہاں کے لوگ ان کو شکار کے لئے لے جاتے ہیں اس شکار کے مشغلے کو با قاعدہ کرنے کیلئے اور اپنے پسماندہ علاقوں کو ترقی دینے کے لئے یعنی ان کی پسماندگی دور کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں مقامی لوگوں کا بھی خیال رکھا جائے گا کہ وہ کبھی کبھی اس شکار سے اپنا دل بہلا سکیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔

جناب اسپیکر! اس سے یہ مطلب اخذ کیا جا رہا ہے کہ یہاں شوق پیسے کے بل بوتے پر خریدا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو شکار کھیلنے کا شوق ہوتا ہے اور انسان کے دل میں اور بھی بہت سے شوق ہوتے ہیں۔

وزیر زراعت:۔

ذاتی شوق پر ملکی مفاد کو ترجیح دی جائے۔ اس میں مملکت کا مفاد ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:۔

کیا ملکی مفاد صرف بھیک مانگنے میں رہ گیا ہے؟

مسٹر اسپیکر:۔ یہ کوئی سوال نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ۔

ملکی مفاد ہر چیز پر مقدم ہے اور ہم نے ملک کے مفاد کو ترجیح دینی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! جام صاحب کی اس وضاحت سے تسلی ہوگئی ہے۔ میری گذارش ہے۔ کہ اس میں مقامی شخصیات کو بھی ترجیح دی جائے۔ تو اچھا ہوگا۔

وزیر زراعت۔ ٹھیک ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

٭۳۰۲۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ؛

واٹر منیجمنٹ سکیم کے تحت رواں مالی سال کے دوران صوبہ میں ضلع وار کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔؟

تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر زراعت

تفصیل برائے سنہ ۱۹۸۶-۸۷ء

اضلاع

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کوئٹہ	پشین	لورالائی	ژوب	سبی	ڈیرہ مراد جمالی	کوہلو	کچھی	تملات	چاغی	خضدار	بیلہ	تربت	کل میزان
۱	کچی نالیوں کی درستگی	-	-	-			۸۰ عدد	-	-	-	-	-	-	-	۸۰ عدد
۲	پختگی نالی	۸ عدد	۸	۸	۵	۵	۵	۳	۵	۸	۳	۵	۵	۵	۷۵ عدد
۳	پختگی تالاب	۲ عدد	۲	۲	۲	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۱	-	۱	۲۰ "
۴	ہمواری زمین	۸۰ ایکڑز	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۱۰۴۰ ایکڑز
۵	نمائشی پلاٹ	۷ عدد	۸	۸	۷	۷	۷	۷	۷	۸	۷	۷	۷	۷	۹۴ عدد

رواں مالی سال ۱۹۸۶ء۔ ۸۷ء کیلئے تمام صوبہ بلوچستان کیلئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے اس اسکیم یعنی واٹر منیجمنٹ کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔

اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ کا ہے۔

٭۲۹۲۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ؛

ضلع نصیر آباد میں حسب ذیل شعبہ جات میں حکومت امسال کن کن ترقیاتی سکیموں پر کام کر رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

۱۔ شعبہ افزائش حیوانات۔
۲۔ شعبہ جنگلات۔
۳۔ شعبہ زراعت۔
۴۔ شعبہ زرعی انجینرنگ۔
۵۔ شعبہ ماہی گیری
۶۔ آن فارم واٹر مینجمنٹ کی کن کن سکیموں پر اور کن کن ترجیحات کی بنیاد پر کام ہو رہا ہے؟

وزیر زراعت

ضلع نصیر آباد میں محکمہ جنگلات کی ایک سکیم پر کام ہو رہا ہے۔ اس سکیم کے تحت نہروں کے ہر دو اطراف ۳۵ میل لمبائی پر شجر کاری کی جائے گی جبکہ ۱۰۵ میل لمبی نہروں کے ہر دو کناروں پر گذشتہ سو سالوں میں لگائے گئے درختوں کی دیکھ بھال بھی کی جا رہی ہے۔ اس سال ترقیاتی پروگرام کے تحت اس سکیم کے لئے گیارہ لاکھ اٹھارہ ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع نصیر آباد میں اس وقت چار زرعی ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ بلوچستان زرعی توسیعی و تصرفی تحقیقی منصوبہ
۲۔ توسیعی پٹ فیڈر نہر سے منسلکہ زرعی ترقیاتی منصوبہ
۳۔ منصوبہ تحفظ نباتات (زمینی)
۴۔ منصوبہ اصلاح آبپاشی

۱۔ بلوچستان زرعی توسیعی و تصرفی تحقیقی منصوبہ۔

یہ بہ بجالہ منصوبہ بلوچستان کے چار اضلاع لورالائی، کچھی، نصیر آباد اور لسبیلہ میں ۱۹۸۴ء/۸۵ء سے نافذ العمل ہے اس منصوبے کی کل تخمینی لاگت ۲۹۰۶۱ ملین روپے ہے۔

اس منصوبے کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں:

اس منصوبے کے تحت کسانوں کو باقاعدہ اور منظم طریقہ سے زرعی، تکنیکی ہدایات کی ترسیل ہوگی اور عملی طور پر جدید طریقہ ہائے کاشت کی علاقہ کے مخصوص حالات کے مطابق نمائش ہوگی۔

توسیعی سروس اور تحقیقی سروس کے مابین ایک منظم رابطہ قائم کرنا اور تصرفی تحقیق کے ذریعہ جدید تکنیکی ذریعہ ہائے کاشت سے کسانوں کو روشناس کرانا۔

۲۔ توسیعی پٹ فیڈر نہر سے منسلکہ زرعی ترقیاتی منصوبہ

یہ ایک جاریہ منصوبہ ہے جو سال ۱۹۸۵ء۔۸۶ء سے رائج العمل ہے۔ اس منصوبہ کے

کل تخمینی لاگت ۱۰۵.۳۰ ملین روپے ہیں اس منصوبہ کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

i۔ اس منصوبے کے تحت پٹ فیڈر کمانڈ ایریا میں ۱۱۸۵ ایکڑ زمین پر ایک "پائلٹ پروجیکٹ" کا قیام عمل میں لایا جائے گا جس کے ذریعہ نہ صرف جدید زرعی تحقیقات و تصرفی تحقیقات کے ذریعہ کسانوں کو جدید طریقہ ہائے کاشت، آبپاشی و انتخاب اقسام اجناس وغیرہ سے روشناس کرایا جائے گا بلکہ کسانوں کی عملی تربیت کا بھی موثر انتظام کیا جائے گا۔

ii۔ پٹ فیڈر کے علاقے میں کسانوں کی اپنی زمین پر تقریباً ۲۴۰ ایکڑ رقبہ میں جدید نمائشی زرعی فارموں کا قیام عمل میں لایا جائے گا جہاں تمام تر جدید زرعی طریقہ کاشت کسانوں کے رابطہ و تعاون سے عمل میں لائے جائیں گے۔

iii۔ جدید نظام آبپاشی مثلاً فوارہ سسٹم تعارفی طور پر تقریباً ۲۰ ایکڑ زمین پر نصب کیا جائے گا۔

iv۔ نئی فصلات مثلاً غیر روایتی روغنی اجناس وغیرہ کا تعارف۔

v۔ ایک موثر اور مربوط مارکٹنگ نظام کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ ترقی دادہ اقسام کا بیج پیدا کیا جائے گا تاکہ زمینداروں کو دیا جا سکے۔

۳۔ منصوبہ تحفظ نباتات (زمینی)

یہ ایک سالانہ جاریہ منصوبہ ہے۔ اس سے بلوچستان کے تمام اضلاع بشمول نصیر آباد مستفید ہوتے ہیں اس کی سالانہ تخمینی لاگت تقریباً ۸ ملین روپے ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ضلع نصیر آباد کے تقریباً ۳۰ فیصد رقبہ میں ہر سال زمینی تحفظ نباتات سروس مہیا کی جاتی ہے جس سے ضلع میں پودوں کی بیماریوں حشرات الارض کا کافی حد تک تدارک ہوتا ہے اور اس منصوبے کے تحت زمینداروں میں ۱/۳ قیمت پر سپرے مشینیں دی جاتی ہیں مزید برآں دوا کی فراہمی اور (PEST SCOUTING) بھی کی جاتی ہے تاکہ کیڑے اور بیماریوں کے حملوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔

ضلع نصیر آباد میں اس سال آن فارم واٹر مینیجمنٹ سکیم کے تحت مندرجہ ذیل کام سرانجام پائیں گے۔

۱۔ اصلاح نالی ۸۰ عدد

۲۔ پختگی نالی ۵ عدد

۳۔ پختگی تالاب ۲ عدد

۴۔ ہمواری زمین ۸۰ ایکڑ

۵۔ نمائشی پلاٹ ۷ عدد

اصلاح نالی کا کام صرف نصیر آباد ضلع کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ ضرورتمند زمیندار صاحبان اپنی درخواست متعلقہ ضلعی انیسر (ای اے ڈی اے) کو دے دیتے ہیں وہ موقع پر معائنہ کے بعد اگر کام کو موزوں پاتے ہیں۔ تو کام شروع کر دیتا ہے۔

۴۔ شعبہ زرعی انجینئرنگ

محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے تحت ضلع نصیر آباد میں ترقیاتی سکیم FLOOD PROTECTION WORK THROUGH BULLDOZERS پر کام ہو رہا ہے اس اسکیم کی رو سے مندرجہ ذیل ممبران صوبائی اسمبلی کا کام جاری ہے۔ تفصیل کام درج ذیل ہے۔

نام ممبر صوبائی اسمبلی	کل کام گھنٹوں میں	۳۱ جولائی تک مکمل کردہ کام گھنٹوں میں	بقایا کام گھنٹوں میں
میر عبدالنبی جمالی	۶۶۶۶	۲۶۷۷	۳۹۸۹
میر اقبال احمد کھوسہ	۶۶۶	۵۲۲	۱۴۴
میر فتح علی عمرانی	۳۳۳۳	۸۸۵	۲۴۴۸

شعبہ افزائش حیوانات

محکمہ ہذا نے ڈیرہ مراد جمالی میں ڈیری فارم کے قیام کے لیے نئی تجویز محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی حکومت بلوچستان کو بھجوائی تھی اور یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں بھی شامل کی گئی لیکن تاحال حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

شعبہ ماہی گیری

چونکہ شعبہ میں ماہی گیری محکمہ خوراک کو منتقل کیا گیا ہے۔ لہذا اس کا جواب وزیر خوراک دیں گے۔

وزیر خوراک

حال ہی میں محکمہ ماہی گیری محکمہ زراعت کی بجائے محکمہ خوراک میں شامل کیا گیا ہے۔ محکمہ خوراک ماہی گیری نصیر آباد میں ماہی پروری کی سکیموں کا جائزہ لے رہا ہے۔ ابھی تک نصیر آباد میں کسی بھی ترقیاتی سکیم کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی (ضمنی سوال) کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پٹ فیڈر کینال سے نکلنے والی نہروں میں شجر کاری کا منصوبہ ہے۔

وزیر زراعت جی ہاں

۲۹۳۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر محکمہ جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

الف:۔ کیا یہ درست ہے کہ دریجی نیشنل پارک کا منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے ؟

ب:۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے برطرف شدہ ملازمین کو متبادل روزگار فراہم نہیں کیا گیا ؟

ج:۔ اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو دریجی نیشنل پارک کا منصوبہ ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟ نیز کیا حکومت ان برطرف شدہ ملازمین کو متبادل روزگار فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر ہاں تو کب تک ؟ اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

د:۔ مزید یہ بھی بتایا جائے کہ اس منصوبہ پر ابتداء میں کس قدر خرچ کی گئی ؟

وزیر زراعت

الف:۔ جی ہاں۔

ب:۔ جی ہاں۔

ج:۔ چونکہ وہ مقاصد جن کے لیے یہ منصوبہ مرتب کیا گیا تھا۔ وہ تقریباً پورے ہو گئے تھے۔ لہٰذا اسے ختم کر دیا گیا۔

جی ہاں! مناسب موقع ملنے پر ان برطرف شدہ ملازمین کو روزگار فراہم کر دیا جائے گا۔

د:۔ اس منصوبہ پر سولہ لاکھ پانچ ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں؛

مسٹر محمد بھوتانی۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے جزو (ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ وہ مقاصد جن کے لئے یہ منصوبہ مرتب کیا گیا تھا۔ پورے ہوگئے ہیں۔ لہذا اس منصوبہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب والا! تفریح گاہ یہاں کے لوگوں اور باہر سے آنے والوں کے لئے بنائی جاتی ہے تاکہ لوگ آکر تفریح منائیں۔ یہ منصوبہ پنج سالہ منصوبہ کے تحت سوچ سمجھ کر بنایا گیا تھا۔ لیکن صرف دو سال میں ختم کر دیا گیا۔ جبکہ حکومت سندھ نے کیر تھر نیشنل پارک بنایا گیا میرے خیال میں اس کو تیرہ سال ہو گئے ہیں ابھی تک بھی ان کے مقاصد پورے نہیں ہوئے۔ جناب والا! یہ منصوبہ کیسے پورا ہوگیا؟ اور کیسے ختم ہوگیا؟ کیا وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے؟

وزیر زراعت:۔

جناب اسپیکر! جب کوئی کام پورا ہو جاتا ہے تو اس پر کام ختم کر دیا جاتا ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب والا! ذرا تفصیل سے بتائیں وہ کیا کام تھا جو پورا ہو گیا اور منصوبہ ختم کر دیا گیا؟

وزیر زراعت:۔ اس کے بارے میں معزز ممبر فریش نوٹس دیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب والا! اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ سیاسی وجوہات کے بنا پر ختم کیا گیا اور دریجی کے مقام کو روزگار سے محروم کیا گیا

مسٹر اسپیکر یہ سپلیمنٹری سوال نہیں ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب اسپیکر! افسوس ہے کہ لوگوں کو روزگار دلانے کے لئے مارشل لاء حکومت کا دیا ہوا ایک منصوبہ تھا جس کے ذریعہ لوگوں کو روزگار میسر تھا لیکن نمائندہ حکومت نے آکر لوگوں کو بیروزگار کردیا۔ جناب والا! یہ ہماری آواز ہے۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس ضمنی سوال کا مفہوم اور مطلب کچھ اور ہے حکومت کا سرمایہ عوام کا سرمایہ ہوتا ہے جو عوام کے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔ موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جو پیسے وہ خرچ کریں وہ صحیح جگہ پر خرچ کریں کسی منصوبہ کا مقصد چند افراد کی پرورش کرنا ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم اسے روزگار کہہ سکتے۔ لہذا یہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ کہ اس کا جو بھی پیسہ خرچ ہو وہ صحیح معنی میں خرچ ہو۔ اس کی ایک ایک دمڑی اور ایک ایک کوڑی کا صحیح مصرف ہو۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ اگر ہم اس کی تفصیل میں گئے تو پھر بہت سی چیزیں پیدا ہوں گی۔ آپ صرف بلوچستان میں ایک جگہ نیشنل پارک کا تصور نہ دیں کہ وہاں پہ چند مکانات بنائیں اور چند سپاہیوں کو وہاں مقرر کردیں اور پھر وہ نیشنل پارک تیس چالیس افراد کے ساتھ ایک فرد کے حوالے کردیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک فرد کے لئے ہوگا۔ جبکہ میں عوام کی خدمت کا قائل ہوں فرد کا قائل نہیں ہوں۔ یہ حکومت ہر وہ کام کرنے کو تیار ہے جس سے عوام کو فائدہ پہنچے۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ جب ہم نے یہ محسوس کیا کہ یہ پیسہ ضائع ہو رہا ہے۔ کیونکہ نیشنل پارک کا اصل مقصد یہ نہیں ہے۔ اگر یہ مارشل لاء کے وقت میں ہوا یا کسی اور وقت میں ہوا تو پھر میں یہ کہونگا کہ یہ کسی ایک شخص کے لئے تھا اس میں ملکی مفاد کو نہیں دیکھا گیا تھا جبکہ میری حکومت ملکی مفاد کو ترجیح دے گی۔ کسی ایک فرد کو ترجیح نہیں دے گی۔ جناب والا! اس نیشنل پارک کے متعلق حکومت پورا جائزہ لے رہی ہے ہم کم از کم ایسا نیشنل پارک چاہتے ہیں کہ باہر کے لوگ آکر اسے دیکھیں تو وہ یہ کہیں کہ واقعی نیشنل پارک ہے ایسا ہو جیسا افریقہ یا نیروبی وغیرہ میں ہیں۔ یہ نیشنل پارک اگر اس طرح

کا ہو جیسے چند درخت وغیرہ تو میں سمجھتا ہوں کہ ذاتی مفاد کے لئے بنایا گیا تھا۔ میں پھر وہی بات کہوں گا کہ میں کسی فرد کے لئے عوام کا پیسہ خرچ نہیں کروں گا۔ اگر کوئی منصوبہ عوام کے مفاد میں ہو گا تو میں اور میری حکومت اس کے لئے وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہے جس کی اسے ضرورت ہوگی۔ اس کے علاوہ ممبر صاحب نے فرمایا کہ عوام کو روزگار مہیا کیا جائے گا۔ تو روزگار مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جناب والا میں یہ ضرور وضاحت کروں گا کہ بے مقصد لوگوں کو لگایا جائے تو اسے میں تسلیم نہیں کروں گا۔ جناب والا! میں ایوان کے تمام ممبران سے یہ کہوں گا کہ ہمیں صحیح انداز فکر سے اپنے معاملات کو دیکھنا چاہیے۔ اور یہ دیکھنا چاہیے کہ اس سے ہمارے بلوچستان کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ یہاں پر ضلع کا سوال نہیں ہے یا دریجی کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں بلوچستان کے مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر ملک کے مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ یہ نہیں ہو کہ نام تو نیشنل پارک کا ہو اور جب لوگ وہاں جاکر دیکھیں تو مٹی اور ریت اڑ رہی ہو۔ ان تمام باتوں کی حکومت تحقیق کر رہی ہے۔ اگر آپ وہاں جاکر اس نیشنل پارک کو دیکھیں گے تو جو لوگ وہاں مقرر کئے گئے ہیں وہ بھی نظر نہیں آئیں گے۔ میں نے یہ خود یہ تحقیق کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ ہم حکومت کے پیسے ہرگز ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت نیشنل پارک وہاں بنائے گی جہاں واقعی نیشنل پارک بن سکے۔ اور وہ نیشنل پارک ایسا ہو کہ باہر کے لوگ بھی آکر دیکھیں تو کہیں واقعی یہ بلوچستان کا نیشنل پارک ہے اور وہ ایسا کمپلیکس ہو جو بلوچستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے سب علاقے برابر ہیں ان کے حقوق ایک ہیں اور ان کے مفادات بھی ہمارے لئے ایک ہیں۔ اس معزز اسمبلی کے ممبران بھی میرے اور میری حکومت کے لئے برابر ہیں۔ اور میں اپنے ہر عمل کیلئے اپنے آپ کو ممبران اسمبلی کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں۔ یہ ہر ممبر کا استحقاق ہے کہ ان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دوں۔ اگر کوئی ممبر اپوزیشن میں بیٹھا ہو تو ہم اس کی اچھی بات کو قطعاً نظر انداز نہیں کریں گے۔

آغا عبدالظاہر:-

جناب والا! جتنا سوال ہوتا ہے اتنا ہی اس کا جواب ہوتا ہے۔ جام صاحب نے اس ضمنی سوال پر پوری داستان امیر حمزہ سنا دی ہے

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کچھ ہو اگر سوال مختصر ہو اور اس کا جواب بھی مختصر ہو تو پھر اسمبلی کی کارروائی کیا ہوگی۔

آغا عبدالظاہر

جناب والا! آپ نے سوالات کا ایک گھنٹہ رکھا ہے۔ جو ختم ہونے والا ہے۔ اگر آپ وقت بڑھاتے ہیں تو پھر جام صاحب چاہیں تو پورا دن بول سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! اگر میرے معزز رکن ان باتوں کو پسند نہیں کرتے تو جو کچھ میں نے کہا ہے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:۔ جناب والا! جس طرح جام صاحب نے فرمایا کہ نیشنل پارک میں جانور نہیں ہیں۔ اور یہ ایک فرد کے لئے بنایا گیا ہے۔ تو میں اسی سلسلہ میں عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر سیف اللہ خان پراچہ وہاں گئے تھے وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ وہاں جانور تھے یا نہیں اگر بلوچستان کا اس میں وقار ہے کہ دریجی میں نیشنل پارک ختم کیا جائے تو میں بلوچستان کے وقار کی خاطر اس نیشنل پارک کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔

مزید اس سوال پر بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا اگلا سوال پوچھیں۔

*۲۹۴۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لسبیلہ میں تحصیل سونمیانی، لیاری اور حب و دریجی کے لئے صرف ایک بلڈوزر فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تحصیل سونمیانی، لیاری اور حب و دریجی کو صرف ایک بلڈوزر فراہم کرنے کے وجوہات کیا ہیں؟ نیز ضلع لسبیلہ کو دیئے گئے باقی ماندہ بلڈوزر کہاں ہیں؟ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر زراعت۔

الف۔ ضلع لسبیلہ کے تحصیل دریجی میں ۲ عدد بلڈوزر اور تحصیل حب میں ایک عدد بلڈوزر کام پر لگائے گئے تھے تحصیل دریجی میں کام مکمل کرنے کے بعد ان ۲ بلڈوزروں کو دوسرے علاقوں میں جہاں پر کام کی زیادتی ہے۔ حال ہی میں منتقل کر دیا گیا ہے ان علاقوں کا جاری شدہ کام مکمل کرنے کے بعد بلڈوزروں کو دوسرے علاقوں لیاری وغیرہ میں منتقل کر دیا جائے گا۔

ب۔ ضلع لسبیلہ میں کام کے مقابلے میں بلڈوزروں کی تعداد بہت قلیل ہے اس لیئے ہر علاقے میں بلڈوزر مہیا کرنا محال ہے البتہ نئے بلڈوزر آنے پر باقیماندہ علاقوں کو بھی بلڈوزر مہیا کر دیئے جائیں گے۔

ضلع میں بلڈوزروں کی تفصیل بمعہ جگہ کارکردگی درج ذیل ہے۔

۱۔	کنہواری	۱۔ عدد پرانا بلڈوزر
۲۔	کنراج	۲۔ عدد بلڈوزر
۳۔	کاٹھوڑ	۱۔ عدد بلڈوزر
۴۔	شے لاکھڑا	۱۔ عدد بلڈوزر
۵۔	ویارو	۱۔ عدد پرانا بلڈوزر
۶۔	جنوبی ویل پٹ	۱۔ عدد پرانا بلڈوزر
۷۔	گزری	۱۔ عدد بلڈوزر
۸۔	شمالی ویل پٹ	۱۔ عدد پرانا بلڈوزر

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔ ضمنی سوال

۱۔ جناب سپیکر جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ دو بلڈوزر دریجی میں کام کرنے کے بعد شفٹ کیے گئے ہیں اس وقت صرف لسبیلہ کے ایک حلقے میں نو بلڈوزر کام کر رہے ہیں دوسرے حلقے میں کام نہیں ہو رہا ہے اور وہاں کے غریب

عوام کو ایک بلڈوزر بھی نہیں دیا گیا ہے کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ وہاں پر بھی تین بلڈوزر دیئے جائیں تاکہ وہاں پر احساس محرومی نہ ہو۔

وزیر زراعت ۔

میں نے کہہ دیا ہے کہ ہمارے پاس پرانے بلڈوزر ہیں اور جب نئے بلڈوزر آئیں گے ہم دے سکیں گے

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

جناب والا۔ نئے تو جب تک آئیں کیا ان پرانے بلڈوزروں پر ہمارا حق نہیں بنتا ہے ؟ اور جہاں پر لوگ کام کر رہے ہیں ان میں سے تین دینا بھی گوارا نہیں کرتے ہیں کیا ان کو اس سے تکلیف ہوتی ہے

وزیر زراعت ۔ ہم وہاں بھی انشاءاللہ بلڈوزر بھیجیں گے ۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

جناب وزیر صاحب ہمیں واضح اور پوری تسلی کرا دیں کہ وہ کل ہی یہ بلڈوزر بھیج دیں گے ۔

وزیر زراعت ۔

جناب ہم دیکھیں گے کہ کتنے بلڈوزر صحیح ہیں اور ان میں سے کئی اب خراب نہ ہو گئے ہوں ۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

نزدیکی حلقے میں تو کام کر رہے ہیں اور ادھر وہ خراب ہو جائیں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہا گیا ہے کہ غریب عوام ۔ ہم تو غریب

عوام کے لیۓ سب کچھ کرنے کو تیار ہیں اور اگر ہم آپ کو بلڈوزر کے گھنٹے لینے والوں کی تفصیل بتا دیں تو غریب عوام کا پتہ چل جائے گا اور جہاں تک غریب عوام کے بلڈوزر کی ضروریات کا تعلق ہے تو ہم اسے پورا کریں گے اور یہ غریب عوام جتنا وقت بھی بلڈوزر کے گھنٹے مانگیں گے میں ان کو دینے کے لیۓ تیار ہوں اور میں ان تمام چیزوں کی تفصیل میں اس لیۓ جانا نہیں چاہتا ہوں کہ پھر کوئی تحریک استحقاق آنے کا احتمال پیدا ہو جائے گا اور میں معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلڈوزر کے جتنے گھنٹے ضرورت ہیں اور ان کی استطاعت ہے وہ ہم پوری کریں گے اور اگر اس معاملے کو مزید آگے بڑھائیں گے تو کئی دوسری چیزوں کے آنے کا احتمال ہے مجھے امید ہے جہاں تک غریب عوام کا تعلق ہے تو میری حکومت غریب عوام کے لیۓ سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہے جناب والا اگر دریجی کے غریب عوام کو بلڈوزر کی ضرورت ہے تو وہاں کے غریب عوام میرے پاس آئیں ۔ ہم ان کو ضرورت کے مطابق بلڈوزر دیں گے ۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

جناب والا یہاں ذکر صرف دریجی کا نہیں تھا اس میں کئی اور بہت سے حلقے ہیں ہم پر اس طرح کے الزام لگا کر ہماری زبان پر تالا لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ ہم نے بھی تو غریب عوام کی خدمت کرنا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

ابھی تو آپ کو اسی چیز کی وزیر اعلیٰ صاحب تسلی دے رہے تھے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا یہ تسلی بلوچستان کے ہر رکن اور ہر فرد کے لیۓ ہے بلوچستان کا باشندہ خواہ چاغی میں رہتا ہو ۔ ژوب میں رہتا ہو یا خضدار میں رہتا ہو ۔ میں تو ہر جگہ غریب عوام کی خدمت کرنے کے لیۓ تیار ہوں

مسٹر اسپیکر۔

اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

٭٣٢١۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر جنگلات و زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع خاران میں شکار کھیلنے کے لیئے دنیا کے ممتاز شکاری حضرات کو سالانہ کتنے پرمٹ جاری کیئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شکار کھیلنے کے لیئے شکاری حضرات گاڑی استعمال کرتے ہیں جس سے مقامی لوگوں کی فصلات اور بندات کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مقامی آبادی کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیئے انہیں کوئی معاوضہ دیتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت۔

(الف) گزشتہ سالوں میں وفاقی حکومت کے حکم کے تحت تلور کے شکار کھیلنے کے لیئے جو اجازت نامے دیئے گئے (ان پارٹیوں کی تعداد حسب ذیل ہے)

۱۹۸۳-۸۴ء = ۲

۱۹۸۴-۸۵ء = ۲

۱۹۸۵-۸۶ء = ۳

(ب) جی ہاں گاڑیاں استعمال کرتے ہیں جہاں تک فصلات کے نقصان کا تعلق ہے محکمہ کو اس بارے میں کوئی علم نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ان کو فصلات کے نقصان کا علم

نہیں ہے۔ ان کو علم ہونا چاہیئے ایک چرواہے کو بھی اپنے ریوڑ کا پتہ ہوتا ہے لہذا وزیر موصوف کو علم ہونا چاہیے۔ کہ جو شیخ صاحبان یہاں بلوچستان میں آتے ہیں ان کے پاس کم سے کم سو گاڑیاں ہوتی ہیں اور جب یہ زمینداروں کے زمینوں میں جاتے ہیں تو یہ کئی بند اور لٹھیں توڑ دیتے ہیں لوگ کم از کم ایک لٹھ دس ہزار روپے سے بناتے ہیں۔ اور میری اس بارے میں وزیر صاحب سے بھی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دوں گا۔ خاران میں ٹھیک ہے انہوں نے دو جنریٹر دیئے ہیں مساجد کے لئے امداد دی ہے مگر یہ تو صرف خاران ٹاؤن کے لئے دیئے ہیں۔ اس سے تو زمینداروں کے مسائل حل نہیں ہوتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں تجویز پیش کروں گا کہ جن زمینداروں کا نقصان ہوتا ہے انہیں پورا معاوضہ دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں یا تجویز پیش کر رہے ہیں۔؟

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

جناب والا! خاران ٹاؤن کیلئے دو جنریٹر دیدینا اور مساجد کے لئے امداد دینے سے تو مسائل حل نہیں ہوتے۔ بند تو غریب زمینداروں کے ہوتے ہیں اور ان کا نقصان ہوتا ہے شکار سے متعلق پرمٹ وزیر صاحب کے پاس ہونا چاہیئے اور یہ اپنے صوبے میں پرمٹ جاری کریں۔ اور اس کے لئے وہ کمیٹی تشکیل دیں۔

وزیر زراعت۔

معزز رکن نام بتادیں ہم کمیٹی تشکیل کر دیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔

اگلا سوال نصیر احمد پاچا صاحب کا ہے۔ برائے مہربانی وہ اپنا سوال دریافت کریں۔

*** ۳۲۹۔ مسٹر نصیر احمد پاچا**

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال تحصیل چمن کے کاشتکاروں کو ٹریکٹر فراہم کئے گئے تھے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تحصیل چمن کے کتنے کاشتکاروں کو ٹریکٹر دیئے گئے، تفصیل دیجائے؟

وزیر زراعت:۔

(الف) گذشتہ سال ۸۶ ۔ ۱۹۸۵ء میں تحصیل چمن کو ایک بلڈوزر برائے اصلاح اراضی فراہم کیا گیا تھا۔

(ب) اس بلڈوزر کے ذریعہ مسمی اخلاص خان اچکزئی ولد حاجی محمد نور اچکزئی ساکن ابتو کے لئے ۳۲ گھنٹے کام ہوا۔ اس کے علاوہ نہ کسی نے بلڈوزر کے لئے درخواست دی اور نہ رقم کرایہ خزانہ میں داخل ہوئی۔ البتہ ایم پی اے سکیم کے تحت معزز ممبر صوبائی اسمبلی کے چھ ہزار گھنٹے تھے جس کی تقسیم و فہرست زمینداران ابھی تک مہیا نہیں کی گئی۔ اس ضمن میں وزارت زراعت سے ایک ڈی او بھی لکھا گیا تھا۔ جس کا جواب نہیں دیا گیا۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

جناب اسپیکر! جہاں تک اس جواب کا تعلق ہے تو یہ جواب بالکل غلط ہے۔ میں نے جیسے کہا ہے چمن میں بلڈوزر نہیں ہے اور اگر ان کے پاس بلڈوزر نہیں تھے تو وہ ہمیں جواب تو صحیح دیتے۔

وزیر زراعت۔

جناب والا! ہم نے تمام ایم پی اے صاحبان کو کہا ہوا ہے ہمارے پاس گھنٹوں کی تعداد کم ہے

مسٹر اسپیکر۔

چمن کے لئے آپ کو بلڈوزر دینا چاہیئے۔

وزیر زراعت۔

جیسا سوال تھا اس کے مطابق ہم نے جواب دیدیا ہے جب نئے بلڈوزر آئیں گے تو ہم دیدیں گے۔

مسٹر نصیر احمد باچا پہ رانے کدھر گئے ہیں، وہ دیدیں۔

۲۹۶ ٭ - مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم یہ بتلائیں گے کہ:۔

الف۔ کیا یہ درست ہے کہ حب واٹر سپلائی اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام بابت سال ۸۶ - ۱۹۸۵ء میں شامل تھی۔ لیکن تاحال اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس اسکیم پر ابھی تک عملدرآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، نیز حکومت کب تک اس پر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و برقیات

حب واٹر سپلائی اسکیم عارضی (TENTATIVE) سالانہ ترقیاتی پروگرام بابت سال ۸۶ - ۱۹۸۵ء میں ڈالی گئی تھی۔ لیکن بہ سبب مالی مشکلات یہ حتمی یعنی فائنل سالانہ ترقیاتی پروگرام ۸۶ - ۱۹۸۵ء میں جگہ نہ پاسکی اور اسی لئے اس منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہوسکا۔

ب) ایضاً

جیسے ہی یہ منصوبہ حتمی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا اور فنڈز فراہم کئے گئے، تو اس پر کام شروع کردیا جائے گا۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! حب واٹر سپلائی اسکیم کی منظوری سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہوچکی تھی۔ ٹینڈر ہوچکے تھے اور ابتدائی کام بھی شروع تھا اب وزیر موصوف یہ کیسے کہتے ہیں کہ مالی مشکلات کے تحت اس منصوبے پر عملدرآمد نہیں ہوسکتا۔ جبکہ بلوچستان میں کافی ایسے منصوبوں پر کام کیا جاچکا ہے۔ لیکن یہ اہم منصوبہ ہے جس کا تعلق پینے کے پانی سے تھا اور مالی مشکلات کا بہانہ بناکر اسے ختم کیا گیا۔ کیا میں سمجھوں کہ کربلا والے واقعات ہمارے ساتھ کئے جارہے ہیں اور لوگوں کا پانی بند کیا جارہا ہے۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف آئندہ کے لئے یقین دہانی کرائیں گے کہ لوگوں کو پانی کی سہولت فراہم کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی و برقیات

جناب اسپیکر! ہم ایوان میں یقین دہانی کرائیں ؟ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ جب تک محکمہ کو فنڈ نہیں ملتا کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اسکیمات کے لئے ایم پی اے صاحبان رقم مختص کرتے ہیں۔ لہذا جب تک کسی اسکیم کے لئے فنڈز نہیں ملتے محکمہ اس پر عملدرآمد نہیں کر سکتا۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی:۔

جناب والا! یہ اے ڈی پی کی اسکیم تھی نہ کہ ایم پی اے اسکیم بلکہ یہ تو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تھا۔

وزیر آبپاشی:۔

جس میں تھا۔ محکمہ کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے بھی ہے۔ جب فنڈز مہیا کئے جائیں گے اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال۔

***۲۹۷۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی**

الف۔ کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم نے اپنے دورۂ بلوچستان کے دوران حب، وندر اور دریجی کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی فراہم کرنے کے سلسلہ میں صوبائی حکومت کو سفارشات بھیجنے کے لئے کہا تھا ؟

بے:۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) جناب وزیر اعظم کے احکامات کے مطابق جو کہ انہوں نے دورۂ بلوچستان ۲۲-۲۳ اپریل ۱۹۸۶ء کو دیئے تھے۔ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کو فوری ہدایات دے دی گئی ہیں کہ وہ لسبیلہ ڈسٹرکٹ میں دیہاتوں کو بجلی پہنچانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔

ب:۔ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے لسبیلہ ڈسٹرکٹ کے دیہاتوں اور پرائیویٹ ٹیوب ویل کو بجلی مہیا کرنے کے لئے P.C. I تیار کرکے صوبائی حکومت کو بھجوایا تھا۔ جو کہ PMWP نے (۳۰) تیس ملین روپے کی مالیت کا منظور کرکے وفاقی حکومت کو برائے منظوری اور فنڈ کی فراہمی کے لئے بھجوا دیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق وفاقی حکومت ( ) کے بجٹ سے مبلغ ۲۵۶۔۲۴ ملین کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کو لسبیلہ ڈسٹرکٹ میں دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے مختص کر رہی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

۲۸۶*۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ادارہ ترقیات بلوچستان BDA نے ضلع نصیر آباد کے لئے سال رواں کے دوران کن کن ترقیاتی منصوبوں کے لئے سفارشات کی ہیں۔ نیز کیا شوگر مل، گھی مل، گتہ سازی مچھلی تالاب اور اینٹ پلانٹ جیسے منصوبے شامل کئے ہیں۔ تاکہ علاقے کے لوگوں کو روزگار کے مواقع حاصل ہوں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

ادارہ ترقیات بلوچستان نے ضلع نصیر آباد کے لئے سال رواں کے دوران مندرجہ ذیل منصوبوں کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز دی تھی:

۱۔ سیلا چاول بنانے کا کارخانہ

۲۔ گتہ سازی کے کارخانے کی FEASIBILITY STUDY مالیاتی وسائل کی کمی کی وجہ سے پروگرام میں شامل نہیں کئے جا سکے۔ البتہ مچھلی تالاب کے منصوبے پر ایک پرائیویٹ پارٹی کے اشتراک کے ساتھ عمل کرنے کیلئے بات چیت چل رہی ہے۔

اس کے علاوہ اور کوئی ترقیاتی منصوبہ رواں سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ شوگر مل کی FEASIBILITY STUDY گذشتہ سال کرائی گئی تھی لیکن یہ منصوبہ فائدہ مند نہیں ہو رہا تھا۔ لہذا حکومت نے اس کی منظوری نہیں دی۔ گھی مل اس لئے شامل نہیں کی گئی۔ کیونکہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ اس طرح کے منصوبے (پرائیویٹ) نجی شعبہ کو کرنے چاہیئں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب والا! ضلع لسبیلہ میں پرائیویٹ لوگوں کو ٹیوب ویلز کے لئے بجلی مہیا کی گئی۔ اس کے لئے میں شکر گذار ہوں۔ لیکن اس بات کی یقین دہانی چاہوں گا کہ دریجی حب اور وندر کے دیہاتوں میں پرائیویٹ لوگوں کو ٹیوب ویلوں کے لئے کب بجلی مہیا کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

آپ کے ساتھ انشاء اللہ ناانصافی نہیں ہوگی۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

*۲۹۵ مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے ترقیاتی پروگرام کے تحت حب میں ۳۰ لاکھ روپے کی لاگت سے ۵۰ بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال کی تعمیر کرنے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی تعمیر کا کام اب تک شروع نہیں ہوا۔؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ نیز تعمیر کا کام کب تک مکمل کیا جانا متوقع ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام ۸۶-۱۹۸۵ء میں حب میں ۵۰ بستروں کے ہسپتال کے لئے ۳۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

(ب) دراصل یہ سکیم پچھلے سال ایم۔ پی۔ اے۔ متعلقہ نے اپنے ترقیاتی فنڈ سے تجویز کیا تھا چونکہ یہ ہسپتال کی تعمیر کا مسئلہ تھا اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کے لئے ماہرین تعمیرات سے اس کا ڈیزائن اور نقشہ جات اور لاگت وغیرہ تیار کرایا جاوے چنانچہ

یہ کام پہلے NESPAK کے سپرد کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں زمین کے نہ ہونے کی وجہ سے اسکیم ہذا کا ڈیزائن وغیرہ اب تک تیار نہیں کیا جا سکا۔ اب محکمہ صنعت و حرفت سے موجودہ صنعتی علاقے کے سامنے ہسپتال ہذا کیلئے ۲۰ ایکڑ زمین مختص کرنے کے لئے درخواست کی گئی اور جلد ہی یہ کام مکمل ہونے کی توقع ہے۔

(ج) زمین کے ملتے ہی NESPAK اپنا کام دو تین ماہ کے اندر مکمل کرے گا اور امید ہے کہ اصل اسکیم پر موجودہ مالی سال کے دوران عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔ (ضمنی سوال)

نہایت افسوس ہے کہ ہسپتال جیسے اہم منصوبے کے لئے ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اب تک زمین حاصل نہیں کی جا سکی۔ اس کے بعد اسکی ڈیزائننگ کا چکر ہوگا اسطرح تو مہینے کیا برسوں لگ سکتے ہیں۔ میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ زمین حاصل کرنے کا بہانہ بنا کر لوگوں کو اس نعمت یعنی ہسپتال کے منصوبے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس حکومت میں اتنی بھی اہلیت نہیں کہ وہ بھی تک زمین حاصل نہیں کر سکی۔ میں کیا سمجھوں؟ وزیر موصوف اس پر روشنی ڈالیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

معزز رکن کا ضمنی سوال کیا ہے۔؟ وہ ایک ایک کر کے پوچھیں تو میں بتا سکتا ہوں

مسٹر اسپیکر۔

وہ زمین کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر! جواب میں واضح ہے کہ زمین کے بارے میں انڈسٹریز محکمے سے رجوع کیا گیا ہے۔ زمین مل جائے گی۔ تو کام شروع کر دیا جائے گا۔ جناب والا! یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ ہسپتال کی تعمیر کا سوال ہے۔ زمین کے بغیر تو تعمیر نہیں ہوگا۔ ہم کوئی جھونپڑی تو نہیں بنا رہے ہیں ظاہر ہے بغیر ڈیزائننگ بغیر فیزابیلیٹی اور بغیر نقشہ کے تو عمارت نہیں بنے گی۔ ڈیزائن کرنے کے بعد آرکیٹیکٹ اسکو شکل دیں گے تو اس میں وقت ضرور لگے گا۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

وزیر موصوف درست فرماتے ہیں۔ لیکن یہ منصوبہ بچاسی چھیاسی کا تھا جبکہ اب
انیس سو چھیاسی میں اس پر کچھ نہیں ہوا۔ کیا یہ قیامت تک ہو جائے گا۔ ؟

مسٹر اسپیکر ۔

آپ اس سلسلے میں ان کی مدد کریں۔ بھوتانی صاحب اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

*۴۰۰ مسٹر محمد صالح بھوتانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم یہ بتلائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لسبیلہ میں ساحل سمندر پر واقع ڈام اور گڈانی ہر سال سمندری لہروں سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں جس سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں حفاظتی اقدامات کرنے پر غور کرے گی ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع لسبیلہ میں ساحل سمندر پر واقع ڈام اور گڈانی سمندری لہروں سے متاثر ہوتے ہیں ۔ جس سے کچھ مالی نقصان ہوتا ہے۔ لیکن جانی نقصان کبھی کبھار اور وہ بھی بہت کم ہوتا ہے ۔

(ب) جی ہاں ! حکومت اس سلسلے میں مناسب ضروری اقدامات کر رہی ہے اور چند منصوبہ جات زیر غور ہیں

جناب اسپیکر! اس سلسلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو تجویز ہمارے زیر غور آئی ہے وہ یہ ہے کہ ڈام اور سونمیانی میں ایک بہت بڑی جھیل ہے۔ جب سمندر کی سطح نیچے ہوتی ہے تو ایک بہت بڑا باڈی آف واٹر اس کی طرف رش کرتا ہے اور پانی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے ۔ سمندر میں مد و جزر کے دنوں میں جب پانی ریورس ہوتا ہے تو اس جھیل کے اندر بڑی تیزی سے جاتا ہے ۔
چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں ماہرین سے بات کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ عجیب جگہ ہے یہاں سمندری لہروں سے ہم تقریباً سو دو سو میگاواٹ کے جنریٹر لگا سکتے ہیں اس طرح نہ صرف ہم اپنی

بجلی کی ضروریات پوری کر سکیں گے بلکہ اس سے ایرژون (EROIN) پر بھی قابو پایا جا سکتا لہذا ہم اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ جناب والا! جب ہمیں ماہرین کی رپورٹ ملے گی تو ہم مزید کارروائی کریں گے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب والا! جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ نقصان بھی ہوتا ہے اور کبھی کبھار جانی نقصان بھی ہوتا ہے۔ کیا جانی اور مالی نقصان آج تک نظر نہیں آیا۔؟ اور کیا اس پر آج تک کام نہیں ہوا ہے۔ جب وہ بہہ جائیں گے۔ خدا نہ کرے۔ تو پھر حکومت کوئی قدم اٹھائے گی۔؟ یا یہ منصوبہ زیر غور ہی رہیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب اسپیکر! اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کچھ احکامات جاری کئے ہیں یہ ان کے نوٹس میں ہے کافی عرصہ سے اس پر مختلف محکمے کام بھی کر رہے ہیں۔ ایریگیشن کا محکمہ کام کر رہا ہے۔ جو سمندر کی لہریں ہیں ان کو روکنے کے لئے چھوٹا منصوبہ تو بن نہیں سکتا۔ یہ بہت بڑی بات ہے پانی کو کنٹرول کرنا ہے اس کیلئے ہمیں پوری اسٹڈی کرنا ہوگی۔ اس کے بعد رقم حاصل کرنا پڑے گی ((Special development) اسپیشل ڈویلپمنٹ میں یا اپنے صوبے کے وسائل میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ کہ ہم سمندری لہروں کو روک سکیں تاہم یہ زیر غور ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی

جناب والا! یقیناً یہ منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے حکومت نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں۔؟

مسٹر اسپیکر

آپ کو اس کا جواب دیدیا گیا ہے۔ اگلا سوال ارجن داس پوچھیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی :۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر

ابھی دس منٹ باقی ہیں ویسے بھی وقفہ سوالات دس بجکر دس منٹ پر شروع ہوا تھا رولز کیمطابق اسپیکر یہ اختیارات رکھتا ہے کہ وقفہ سوالات کو جاری رکھے میں سمجھتا ہوں کہ بقیہ سوالات کے جوابات دیئے جائیں تو بہتر رہے گا۔

*۔ ۳۰۶ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ صوبہ بلوچستان میں رواں مالی سال کے دوران حسب ذیل ترقیاتی پروگراموں کے تحت ضلع وار مختلف محکموں کے توسط سے کن کن ترقیاتی سکیموں پر کام ہو رہا ہے۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

۱۔ بلوچستان کا سالانہ ترقیاتی پروگرام

۲۔ بلوچستان کا خصوصی ترقیاتی پروگرام

۳۔ بلوچستان میں وفاقی حکومت کا ترقیاتی پروگرام

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

۱۔ صوبہ بلوچستان کا ترقیاتی پروگرام ۸۷ ۔ ۱۹۸۶ء ایک ارب تیئیس ۲۳ کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا۔ جس میں ۳۶ کروڑ روپے ممبران صوبائی اسمبلی کے صوابدید پر رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۴۶ کروڑ روپیہ جاری اسکیموں کی مد میں مخصوص کئے گئے ہیں۔ باقی ماندہ رقم مختلف منصوبوں جن میں بیرونی ممالک کے ساتھ کئے گئے معاہدوں، گورنر سپیشل فنڈ، چیف منسٹر سپیشل فنڈ اور بلوچستان ایریا ڈیولپمنٹ پروگرام شامل تھا اس طریقے سے اگر مندرجہ بالا تمام رقوم کو اکٹھا کیا جاوے تو یہ رقم ایک ارب سات کروڑ روپے سے تجاوز کر جائے گی۔ چونکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ۶ کروڑ روپے کی زیادہ سرمایہ کاری دکھائی گئی تھی۔ جو سال کے آخر میں خرچ ہونا متوقع نہ تھی۔ لہذا ان ۶ کروڑ روپیوں کو اگر منہا کیا جائے تو صوبہ بلوچستان کے پاس مزید ۱۴ کروڑ روپے کی رقم بچ سکتی تھی۔ لیکن جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ان ۱۴ کروڑ روپے کی رقم آبادی کے بنیاد پر صوبہ کے ۱۷ اضلاع میں تقسیم کی گئی۔ اور ممبران کو ۳۰ جولائی ۱۹۸۶ء کو خطوط ارسال کیے گئے۔ کہ وہ اپنے علاقے کے آبادی کی رقم کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کی فلاح

و بہبود کے لئے اپنی تجاویز محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھجوائیں تاکہ منصوبے ترقیاتی پروگرام میں اپنے محدود اور مخصوص وقت کے اندر شامل کئے جائیں۔ چونکہ اب تک تمام ممبران صوبائی اسمبلی نے اپنی تجاویز ارسال نہیں کی ہیں۔ اس لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام ابھی تک چھپوایا نہیں جا سکا۔ جیسے ہی یہ تجاویز اس محکمہ کو موصول ہوں گی تو یہ کتابچہ چھپوانے کو دیا جائے گا۔ اور صوبائی اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔

۲۔ جاری اسکیمیں۔ (ADP)ALLOCATION بلوچستان کا خصوصی پروگرام

1986—87

TOTAL COST	FPA	TOTAL	FPA	LOCAL	
382,301	324,70	43,46	30,00	13,460	۱۔ بلوچستان میں محدود زرعی و آبپاشی سکیموں کا منصوبہ
403,63	317,66	80,00	70,00	10,00	IDA/W.BANK
					۲۔ بلوچستان میں محدود و آبپاشی کی اسکیمیں (KFAED)
740,400	40,00	25,00	15,00	10,00	۳۔ بلوچستان میں مکمل علاقائی ترقی کا منصوبہ (یونیسف) (FEC)
188,847	110,749	10,00	—	10,00	۴۔ کوئٹہ میں پانی کی فراہمی کا منصوبہ (KFAED)
41,71	25,345	2,00	—	2,00	۵۔ گڈانی میں پانی کی ترسیل کا منصوبہ (بیاڈ)
617,80	540,00	40,50	40,00	0,50	۶۔ علاقائی ترقیاتی منصوبہ برائے بلوچستان (U.S.Aid)
189,82	108,540	34,88	30,00	4,88	۷۔ دیہی علاقوں میں بجلی کی ترسیل کا منصوبہ KFAED
88,729	88,729	47,867	47,867	—	۸۔ بلوچستان میں بجلی کی ٹرانسمیشن

اور ٹیوب ویلوں کا منصوبہ					
۹۔ شارع عباسی رکنی کی تعمیر	5,00	—	5,00	—	742,307
۱۰۔ شارع لیاری اورماڑہ کی تعمیر	50,00	—	50,00	—	750,00
۱۱۔ اپنی مدد آپ کے تحت علاقائی ترقی (مغربی جرمنی)	3,00	3,40	6,40	30,00	35,00
۱۲۔ بلوچستان میں ماہی پروری کا منصوبہ (عالمی بنک)	50,932	50,5	101,432	370,500	563,109
۱۳۔ عالمی بنک کے توسط سے زرعی توسیعی منصوبہ	8,211	15,00	23,211	116,29	161,290
۱۴۔ جاپان کے تعاون سے پٹ فیڈر کا ترقیاتی منصوبہ (جاپان)	1,00	15,00	16,00	95,32	105,50
۱۵۔ برطانوی/ODA بلوچستان میں محدود آبپاشی کی اسکیموں کا منصوبہ/U.K/ODA	1,00	8,20	9,20	66,36	81,59
۱۶۔ کوئٹہ سیوریج کا منصوبہ	2,600	5,00	7,00	30,00	240,00
۱۷۔ بلوچستان ٹرکل آبپاشی کے تعاون کا منصوبہ	0,500	5,50	5,50	115,097	217,89
جاری اسکیمیں	172,483	334,960	507,450	3739,290	5449,460

نئی اسکیمیں

۱۔ اکرا کور ڈیم منصوبہ	0.30	1.70	2.00	120.00	178.99
۲۔ بولان ڈیم	0.20	0.80	1.00	—	30.00
۳۔ بند خوشدل خان میں پانی کی توسیع کا منصوبہ	0.50	1.50	2.00	120.00	175.07

۴۔ میرانی ڈیم	0.50	1.50	2.00	1500.00	1763.00
۵۔ پسنی بجلی گھر	1.00	4.00	5.00	462.370	1156.00
۶۔ بذریعہ بیلی کاپٹر بارن (گاسارے) ٹیکنک زیر زمین پانی کا بہتر استعمال	0.50	4.50	5.00	20.00	27.735
۷۔ زیر زمین آب کا ترقیاتی منصوبہ	1.00	4.00	5.00	224.00	280.00
ایشیائی بنک (نئی اسکیمیں)	4.00	18.00	22.10	2446.37	3610.795
	176.483	352.967	529.450	5185.660	9050.256

نظر ثانی شدہ مرکزی A.D.P ۸۷-۱۹۸۶ء چھپائی کے مراحل سے گذر رہی ہے آئندہ ایک ماہ یا اس سے زیادہ تک پہنچنے کی توقع نہیں ہے تاہم پرانے A.D.P. کے مطابق مبلغ 2893.431 ملین بشمول مبلغ 644.474 ملین برائے خصوصی ترقیاتی پروگرام پر مشتمل ہے۔

یہ رقم بالمقابل مندرجہ بالا رقم سے زیادہ متوقع ہے۔

تفصیل اسکیمہا ۸۷-۸۶ ۱۹ء جو وفاقی حکومت (ویمن ڈویژن) سے امداد حاصل کرنے کے لئے مختلف محکموں نے تجویز کیں ۔

نمبر شمار	نام اسکیم	محکمہ/ادارہ جو اسکیم کو مکمل کریگا	مقام	تجویز کردہ رقم	کیفیت
۱۔	زرعی انسٹیٹیوٹ بلیلی میں لڑکیوں کے لئے فارم سکول کا قیام	محکمہ زراعت	بلیلی	۳۶۱۳۰۰۰	
۲۔	قلات ڈسٹرکٹ میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کیلئے عورتوں کے تربیتی ادارے کا قیام	محکمہ زراعت	مستونگ	۴۶۴۰۰۰	اس ادارہ میں ۲۴ عورتیں تربیت حاصل کر سکیں گی۔
		~~محکمہ زراعت~~	~~عمر آباد~~		
۳۔	بلوچستان میں جدید کاشت اور خام ریشم بنانے کی صنعت	محکمہ زراعت	عمر آباد	۵۵۸۰۰۰	پودوں کے قطعہ کی زمین کیلئے ۱۲ ایکڑ اور درخت

نمبر شمار	نام اسکیم	محکمہ ادارہ جو اسکیم کو مکمل کرے گا	مقام	تجویز کردہ رقم	کیفیت
	کا مرکز				لگانے کیلئے ۴۵ ایکڑ
۴۔	۳ کمیونٹی سنٹروں کی تعمیر	کمشنر مکران	کچھان پنجگور	۲۰۰۰۰۰	
۵۔	تربت ڈسٹرکٹ اور پنجگور ڈسٹرکٹ میں ماں اور بچوں کی صحت ادارے	کمشنر مکران	تربت ڈسٹرکٹ تربت و شہود اور تاسپ	۳۲۰۰۰۰	
۶۔	انجمن فلاح وبہبود خواتین کیلئے کڑھائی اور قرآنی تعلیم کے مراکز کا قیام	کمشنر مکران	گوادر	۱۰۰۰۰۰	
۷۔	۵ مقامات پر سلائی، کٹائی کے ادارے کا قیام	محکمہ صنعت۔	خضدار، سبی، خاران گوادر ژوب	۶۱۲۴۰۰۰	
۸۔	۳ مقامات پر سلائی، کٹائی، بنائی اور دری بنانے کے ادارے کا قیام۔	محکمہ صنعت	تربت پنجگور کلی سنزل	۶۰۰۰۰۰	
۹۔	خضدار میں خواتین کیلئے پیشہ ورانہ سکول کا اجراء۔	کمشنر قلات	خضدار	۵۰۸۵۰۰۰	
۱۰۔	ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ مرکز قالین بافی بچوں کا نرسری اسکول اور مرکز سلائی کڑھائی کا قیام۔	تنظیم ادارہ بحالی مستحقین	ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ	۱۹۴۱۰۰۰	یہ اسکیم ۲۴-۳-۸۶ کی میٹنگ میں منظور ہوئی ہے۔
۱۱۔	قلعہ عبداللہ اور بارکھان میں زنانہ وارڈ کی تعمیر۔	محکمہ صحت	۱۔ قلعہ سیف اللہ ۲۔ بارکھان		اوپر کی میٹنگ میں سکیم تجویز کی گئی ابھی PC I وصول نہیں ہوا۔
۱۲۔	تربت میں ۵ لیڈی نرسوں اور ایل ایچ وی کیلئے ہاسٹل کی تعمیر۔	محکمہ صحت	تربت سول ہسپتال	۱۰۶۰۰۰۰	یہ اسکیم ڈائریکٹر جنرل ویمن ڈویژن کے دورے کے دوران منظور کی گئی۔

نمبر شمار	نام اسکیم	محکمہ ادارہ جو اسکیم کو مکمل کرے گا	مقام	تجویز کردہ رقم	کیفیت
۱۳۔	تربت میں ادارہ دستکاری کھولنے کے لئے سامان کی ادائیگی۔	محکمہ سماجی بہبود	تربت	۶۱۶۰۰	
۱۴۔	گوادر میں خواتین کے کمیونٹی سینٹر کی چار دیواری کی تعمیر	ڈپٹی سیکرٹری گوادر	گوادر	۲۲۶۰۰۰	
۱۵۔	گوادر کی ڈسپنسری میں اضافہ۔	محکمہ سماجی بہبود۔	گوادر	۱۷۷۰۰۰	
۱۶۔	سبی میں کمیونٹی سینٹرز کی تعمیر۔	کمشنر سبی۔	سبی	۸۵۰۰۰۰	
۱۷۔	چوزوں کی نگہداشت کے چار ادارے	تنظیم ادارہ بحالی مستحقین	۱۔ سبی ۲۔ ژوب ۳۔ کوئٹہ	۱۶۲۰۰۰	یہ اسکیم ۸۶-۳-۳۰ کی میٹنگ میں تجویز کی گئی۔ آئندہ میٹنگ میں چیک کی جائیگی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر مزید میں عرض کرونگا کہ اس سلسلہ میں انہیں خطوط جا چکے ہیں۔ اور بہت ہی کم ایم پی اے صاحبان نے اس کا جواب دیا ہے۔ میں باقی ایم پی اے صاحبان سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ جلد اس سلسلہ میں اپنا جواب دیں۔

آغا عبدالظاہر:

جناب والا! اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ چھتیس کروڑ روپے ممبران صوبائی

اسمبلی کی صوابدید پہ رکھے گئے ہیں۔ آیا یہ صحیح ہے ؟ یا اسمیں مس پرنٹنگ ہوئی ہے۔ ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب والا! صوابدید کا مطلب یہ ہے کہ ممبران اسمبلی اسکیموں کی نشاندہی کر سکتے ہیں یہ کوئی ایسی رقم نہیں ہے۔ کہ کوئی جیب میں ڈالے یا اس کو اپنی ذاتی اسکیموں کے لئے لے لیں۔ بلکہ حکومت کے رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق ایم پی اے صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسکیموں کی نشاندہی کریں۔ پھر اس پہ مزید کارروائی ہوگی۔ اور اس طرح کام ہوگا۔ پھر اس کی فیزابیلٹی دیکھی جاتی ہے۔ کہ آیا کام ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کے لئے رقم ریلیز کرتا ہے اور محکمہ کو دیتا ہے

آغا عبدالظاہر

جناب اسپیکر آیا یہ ساری تیاریاں اور لوازمات سب ممبران کے لئے ہوتی ہیں۔ یا صرف ان ممبران کے لئے جو مسلم لیگ میں شامل نہیں ہیں۔

وزیر اعلیٰ:

جناب والا! اگر طریقہ کار کو دیکھا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ پارلیمنٹری سسٹم میں یہ ایک جمہوری طریقہ ہوتا ہے۔ لیکن ہماری حکومت نے ان تمام چیزوں کو ایک طرف رکھا اگر ہمیں کسی شخص نے گالی بھی دی ہے تو ہم نے اس کی گالی کا بھی خیر مقدم کیا ہے۔ اس کا ثبوت آپ کے سامنے موجود ہے۔ پچھلے سال کسی امتیاز کے بغیر ممبران کو اتنی رقومات دی گئیں۔ جس قدر حکومت کے اراکین کو دی گئی لہذا اب بھی ہمارے معزز اراکین کے لئے جو رقم فراہم کی گئی ہے اس میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ ہم عوام کو نظر انداز نہ کریں۔ عوام حکومت کے ایسے عمل کو اسی وقت سمجھیں گے جب وہ یہ محسوس کریں کہ یہ رقم ان کے لئے مختص کی گئی ہے۔ جناب والا! جہاں تک ضابطوں کا تعلق ہے ہم نے ضابطوں کو ایک طرف رکھ کر حق و انصاف کے ترازو کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ آپ کو ایسی حکومت اس سے پہلے کبھی نہیں ملی ہوگی۔ اور میں یہ بھی سوال کنندہ سے کہوں گا۔ اگر ان کے ہاتھ میں بھی حکومت آجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی رواداری وہ بھی نہیں رکھ سکتے۔ میں یہ بات پھر کہوں گا۔ کہ ہم نے ہمیشہ حق و انصاف کا ساتھ دیا ہے۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ہمارا تعلق عوام

سے ہے۔ سوال ملک اور ملکی سالمیت کا ہے۔

جناب والا! اس ملک کی بقاء ترقی اور فلاح کے لئے میں ہر شے دینے کے لئے تیار ہوں اور خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ایسی بات بھی نہیں کہ اس حکومت کے پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ ملک کے خلاف کوئی بات ہوئی تو میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ عوام کے مفاد کے لئے اس کی بہتری کے لئے اور اس کی ترقی کے لئے میں سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہوں اور جتنے بھی معزز ممبر ہیں آزما کر دیکھیں۔ (تالیاں)

جناب والا! ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر فعل کو ملک کے لئے مقدم رکھیں۔ ہمارے پاس آپ اسکیمیں بھیجیں۔ آپ کا تمام شک و شبہ دور ہو جائے گا۔ اسکیمیں بھیج کر تو دیکھیں کہ کیا حشر ہوتا ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔

ہم نے اسکیمیں بھیج کر دیکھیں ہیں۔ اور بعد میں ان کا حشر بھی دیکھا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

(ضمنی سوال) جناب والا! چودہ کروڑ کی جو اضافی رقم سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں رکھی گئی ہے۔ کیا وہ اقلیتی کو بھی دی جائے گی۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جہاں تک اقلیتی ممبران کا تعلق ہے تو ہماری حکومت نے ہر معزز ممبر کو بلا امتیاز اسی لاکھ روپے ترقیاتی اسکیموں کے لئے دیئے ہیں۔ مگر یہ جو چودہ کروڑ کی اضافی رقم ہے یہ ہر ضلع کو آبادی کے تناسب پر ملے گا۔ جس ضلع میں معزز رکن صاحب رہتے ہیں وہ ہمیں اسکیمیں بھیجیں غور کیا جائے گا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب والا! اقلیتی آبادی موجود ہے۔ خدانخواستہ وہ مر نہیں گئی ہے یہاں پر پچیس ہزار سے زیادہ ہماری آبادی ہے۔ اور اس آبادی کے پیش نظر ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمیں اس رقم سے کچھ پیسے دیئے جائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔

اقلیتی آبادی جو بلوچستان میں رہتی ہے اس صوبے کے لئے ان کی بڑی خدمات ہیں مگر ان چودہ کروڑ کی اضافی رقم کے لئے ہماری مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی نے فیصلہ کیا ہے ۔ انہوں نے یہ پالیسی بنائی ہے ۔ ہم نے اسے منظور کیا ہے ۔ اور ہم اس پر عمل کر رہے ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔

جناب ! آبادی کے مطابق ہمارا حق بنتا ہے اور نہ دینا سراسر ہماری حق تلفی ہوگی ۔

پرنس یحیٰی جان:۔

جناب والا ! یہ صرف مسلم لیگ کے لئے ہے ۔ کیا جو آزاد ممبر اور دوسرے بھی ان کا بھی حق ہے ؟ یا صرف مسلم لیگی ہی پاکستانی ہوگا ۔ اور دوسرے قوم کے غدار ہیں ؟

جناب والا ! ہم یہ ثابت کرکے دکھائیں گے کہ ہم بھی پاکستانی ہیں اور آپ سب لوگوں سے زیادہ ہیں (تالیاں) آپ جو آٹھ دس ممبر دہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ لوگوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بس ہوگیا ۔ مسلم لیگ کے اراکین اور دیگر اراکین میں یہ امتیاز کیوں ہے ؟ باقی علاقے مثلاً خاران قلات، مکران، بلوچستان کے حصے نہیں ہیں ؟ آپ ہمیں مجبور نہ کریں کہ ہم کوئی غلط قدم اٹھائیں ۔ یہ ڈرانے والی بات نہیں ہے ۔ بلکہ حقیقت ہے ۔

مسٹر اسپیکر:۔

شہزادہ صاحب ! ایسی بات نہ کریں اس سے اسمبلی کا وقار مجروح ہوتا ہے ۔ آپ سوال سے متعلق کوئی بات کریں ۔ ایسی گفتگو اسمبلی کے وقار کے خلاف ہے ۔

پرنس یحیٰی جان:۔

جناب والا ! میں نے جو غلط الفاظ استعمال کئے ہیں واپس لیتا ہوں اور اگر آپ نے ہمیں رقم دینی ہے تو بتا دیں تاکہ ہم متعلقہ لوگوں سے پوچھ لیں ۔ یہ غلط پالیسی ہے دوسرے ملکوں میں اکثریتی پارٹی کے ارکان اپوزیشن کے ممبران کو ساتھ بٹھاتے ہیں ۔ ان کے مسائل سنتے ہیں ۔ جبکہ آپ تو ہمیں سننے کو گوارا نہیں کرتے ہیں ۔ آپ ہماری تسلی کرائیں کہ رقم سے متعلق کیا بنا ہے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

میں جناب کی تسلی کرتا ہوں ۔ اور بتاتا ہوں کہ ہماری پارلیمانی پارٹی میں آٹھ دس ممبر نہیں ہیں ۔ بلکہ اس ہاؤس میں ہماری پارٹی کی واضح اکثریت ہے ۔ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہم ان کے فیصلے کے پابند ہیں ۔ ہر ضلع کی آبادی کو اس کے تناسب سے فنڈز دیئے جائیں گے ۔ اور یہ فنڈ کسی خاص ممبر کو نہیں دیئے جائے گا ۔ ہمارے چیف منسٹر صاحب ہیں ۔ جو اس ہاؤس کے قائد ایوان بھی ہیں ان کی سرکردگی میں یہ پالیسی بنائی گئی ہے ۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے گا ۔

آغا عبدالظاہر۔

پی اینڈ ڈی سے جو مراسلہ جاری ہوا ہے ۔ اس کا علم کئی وزیر صاحبان کو بھی نہیں ہے ۔ اسکو آپ دوبارہ جاری کرا دیں ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ دوبارہ بھجوا دیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ کیا اقلیتی ممبر کو بھی بھیجیں گے ؟

مسٹر اسپیکر۔

اقلیتی ممبر بھی تو اسمبلی کا ممبر ہے ان کو بھی یہ مراسلہ بھیجیں گے ۔
اب اگلا سوال دریافت کیا جائے ۔

٭۳۲۸۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف ۔ کیا یہ درست ہے کہ پروجیکٹ ایریا میں پروجیکٹ ڈائریکٹر کے اختیارات ڈپٹی کمشنر کو سونپے گئے ہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ڈپٹی کمشنر اپنے بے پناہ مصروفیات کی بنا پر ترقیاتی کاموں کی طرف توجہ دے سکیں ۔

(ج) کیا حکومت پروجیکٹ ڈائریکٹر کسی ایسے شخص کو مقرر کرنے کی تجویز پر غور کرے گی

جو ترقیاتی کاموں کی طرف مکمل توجہ دے سکیں اور وقت مقررہ پر رقومات فراہم کر سکیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

الف۔ یہ درست ہے کہ پروجیکٹ ڈائریکٹرز کی اضافی ذمہ داریاں ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹس کو سونپی گئی ہیں۔

ب۔ ڈپٹی کمشنر اپنی مصروفیات کی باوجود ترقیاتی کاموں پر توجہ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کاموں کے لئے اضافی عملہ مہیا کیا جاتا ہے۔ جو متعلقہ محکموں کے ضلعی سربراہوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً ایگزیکٹو انجینئرز، ڈپٹی ڈائریکٹرز، اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز وغیرہ۔ اس کے علاوہ بڑے پراجیکٹوں مثلاً کوہلو، ڈیرہ بگٹی سپرنٹنڈنٹ اور آفس اسسٹنٹ بھی پراجیکٹ اسٹاف میں شامل ہوتے ہیں۔

(ج) محدود ترقیاتی بجٹ کی وجہ سے کسی شخص کو موجودہ پروجیکٹس میں پروجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کرنے کی تجویز پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

(ضمنی سوال) جناب والا! کاکڑ خراسان کے سال ۸۵ - ۱۹۸۴ء کے ترقیاتی فنڈز کچھ ریلیز ہوئی ہیں۔ اور کچھ ابھی تک نہیں ملی ہیں۔ اور سال ۸۶ - ۱۹۸۵ء کے تو بالکل نہیں ملے ہیں۔ آپ ان کو جلد ریلیز کرائیں۔ تاکہ وہاں پر بھی کچھ کام ہو سکے۔

مسٹر اسپیکر۔

آپ ان کی تفصیل بتا دیتے تو بہتر ہوتا۔ یہاں پر تو کاکڑ خراسان کی رقم کا کوئی ذکر نہیں ہے

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

ہم نے ان کے سوال کا جواب دیدیا ہے اگر ان کا کوئی مزید مسئلہ ہے تو ان کو چاہیے۔ کہ اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے رجوع کریں اور اپنا کام کرائیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں اس کے متعلق کچھ بتا دوں۔ معزز ممبر صاحب نے یہ بات میرے

نوٹس میں لائی تھی۔ رقم ریلیز کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کو بھی کہا گیا ہے۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

ہر سوال کا جواب وزیر اعلیٰ صاحب دے رہے ہیں تو کیوں اتنی بڑی کابینہ بنائی ہوئی ہے اور اتنی بڑی کابینہ ہمارے سر پر بوجھ ہے یہ وزیر کس مرض کی دوا ہیں؟

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! ہر مرض کی دوا مختلف ہوتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہی دوا ہر ایک کو فائدہ دے سکے۔

معزز رکن نے جو سوال کیا ہے اس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ پراجیکٹ ایریا کے لئے پیسہ ریلیز نہیں ہوا ہے میں نے فوری طور پر ایڈیشنل سیکرٹری صاحب جو اس کے انچارج ہیں کو ٹیلی فون کیا اور کہا تھا کہ معزز رکن کی حسب خواہش فوری طور پر رقم ریلیز کر دی جائے اور ابھی تک ڈی سی نے کچھ نہیں کیا۔ تو میں نے کہا ہمارے ایم پی اے صاحب کو پراجیکٹ کمیٹی کا چیئرمین بنایا جائے تاکہ اگر ڈی سی کام نہیں کر سکتا تو وہ خود اپنے پراجیکٹ ایریا میں کام کرائیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کے بعد یہ سوال پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی تاہم میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کام انشاءاللہ ان کی خواہش اور منشاء کے مطابق ہوگا۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی۔ شکریہ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب اسپیکر! میں ایک بات صاف کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ معزز رکن اور میرے دوست نے کہا کہ وزیر کس مرض کی دوا ہیں جہاں تک پی اینڈ ڈی محکمہ کا تعلق ہے تو اس کا جواب آپ کو پورا ملا ہے جیسا میں نے پہلے بھی کہا کہ ڈی سی پی اینڈ ڈی منسٹر کے ماتحت نہیں ہوتا دوسری بات یہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی چند شرائط ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ انہیں پورا کیا جائے

مثلاً پی سی ون فارم، سکیم کی فیزابیلٹی اور دیگر کئی چیزیں اگر متعلقہ ایم پی اے صاحب نے ان ایجنسیوں کو بھیجا ہے تو ٹھیک ہے جہاں تک پی اینڈ ڈی کا تعلق ہے تو اس کا کام ان امور کو مکمل کرنا ہوتا ہے

لیکن فنڈز ریلیز کرنا فنانس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے اب فنڈز ریلیز کیوں نہیں ہو سکے میرے خیال میں یہ متعلقہ ایم پی اے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ڈی سی سے ملیں اور دیکھیں کہ آیا ان کی پی سی ون مکمل ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر۔ یہ بات نہیں کہ ہم اپنا فرض پوری طرح ادا نہیں کرتے ان کا بھی فرض ہے وہ اپنی سطح پر اپنا فرض ادا کریں۔ ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور صحیح طریقے سے یہاں جواب دیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب مسز فضیلہ عالیانی اپنا سوال دریافت کریں

نمبر ۲۴۵، مسز فضیلہ عالیانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۸۶/۱۹۸۵ کے دوران ممبران اسمبلی کو دی گئی ۸۰ لاکھ روپے کی گرانٹ کے تحت انفرادی طور پر ہر ممبر نے کن کن سکیمات کے لئے شعبہ وار سفارش کی ہے اور ان سکیمات پر کل لاگت کیا آئی ہے ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

مذکورہ بالا سوال کی بابت معلومات حاصل کی جارہی ہیں جونہی یہ معلومات حاصل ہو گئیں تو اس کا جواب پیش کر دیا جائے گا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب والا، یہ ایک لمبا چوڑا سوال ہے اور جناب اسپیکر، آپ نے اس کی اجازت بھی دیدی ہے میں نے آپ کے سیکرٹری صاحب سے عرض بھی کیا تھا اور رولز کے مطابق اسکو مختصر ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس پر بہت کارروائی درکار ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ بالا سوال کی بابت معلومات حاصل کی جارہی ہے اور جونہی یہ معلومات حاصل ہوگئیں تو اسکا جواب پیش کردیا جائے گا۔

آغا عبدالظاہر ۔

جناب اسپیکر اس سوال پر اتنی تفتیش کی ضرورت نہیں تھی اتنی سی بات ہے کہ ایم پی اے صاحبان نے جو اسکیمیں دی تھیں وہ آن ٹیبل کریں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔

جناب والا معزز ممبر ذرا سوال پر غور فرمائیں ۔ یہ بڑی بات ہے انکا سوال یہ ہے کہ سال انیس سو پچاس چھیاسی کے دوران ممبران اسمبلی کو دیگئی اسی لاکھ روپے کے گرانٹ کے تحت انفرادی طور پر ہر ممبر نے کن کن اسکیمیات کے لئے شعبہ وار سفارش کی ہے اور ان اسکیمیات پر کل لاگت کیا آئی ہے ۔ ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں ۔

جناب اسپیکر ۔ اسمیں تفصیل درکار ہے اس سے کافی محکموں کا تعلق ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

تاہم یہ سوال اسمبلی رولز کے مطابق ہے اور اگر آپ اس کا جواب اگلے سیشن میں دینا چاہیں ، تو دے سکتے ہیں ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب اسپیکر ، وزیر موصوف نے فرمایا کہ یہ لمبا چوڑا سوال ہے لیکن ان کا بڑا محکمہ ہے اتنے لوگ اس میں کام کرتے رہیں جیسا کہ ہم نے اس معزز ہاؤس میں دیکھا کہ ایک منسٹر کو دوسرے منسٹر سے گلہ تھا ۔ جب منسٹرز اور محکموں کے مابین رابطہ نہیں ہے ۔ جیسا کہ آغا عبدالظاہر صاحب نے بھی فرمایا کہ آپ کم از کم سوال کے ایک حصہ کا جواب تو دے سکتے تھے کہ کیا اسکیمیں تھیں ۔ میرے خیال میں اس کے لئے زیادہ وقت نہیں لگتا ۔ آپ ڈیپارٹمنٹ سے منگوا سکتے تھے یہ تو آپکی کتابوں میں بھی مل سکتا ہے ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ تو اپنے اپنے خیالات ہیں میں نے ۔ عرض کر دیا ہے کہ تفصیلات موصول ہونے پر جواب پیش کر دیا جائے گا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ مسز فضیلہ عالیانی آپ اسپیسفک اسکیم کے متعلق سوال کر سکتی تھیں ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب والا ۔ ہمیں اپنی اسکیموں کا علم ہے لیکن دیگر ممبروں کی اسکیموں کا علم تو نہیں ہے اور میرے خیال میں نہ ہی بلوچستان کے غریب عوام جن کے لئے یہ اسکیمیں اور تجاویز دیگئی ہیں ان کو اس کا علم ہے ۔ جناب والا آپکو معلوم ہے ہمارے ہاں لیٹریسی ریٹ کیا ہے تم دور دراز علاقوں میں اخبارات جاتے ہیں یا نہیں جاتے ٹی وی اور دیگر میڈیا ٹھیک طور پر کام نہیں کر رہے ۔ آخر کار اسمبلی ہی رہ گئی ہے جس میں اگر ہم معلوم کر سکتے ہیں اور عوام کو بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اسی لاکھ کی جو رقم ہر ممبر کو دیگئی ہے اسے کس طرح استعمال کیا گیا میرے خیال میں میرے سوال کے ایک حصے کا جواب اگر وزیر موصوف دینا چاہتے تو دے سکتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر ۔ اسکے لئے بہتر ہوگا ۔ کہ آپ ایک دن مقرر کریں ۔ تاکہ معزز ممبران جنہوں نے اسی لاکھ کی اسکیمیں دی ہیں کس طرح ان سے صرف ہوئے اور محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ کو اس سوال کا صحیح جواب مل سکے ۔ تاکہ ان کی تسلی ہو سکے ۔ جب یہ بات انکے سامنے آجائیگی تو مجھے امید ہے کہ کم ازکم وہ خود بھی مشکل میں پڑ جائیں گی ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔ نہیں میرے لئے مشکل نہیں ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ۔ اس کے لئے آپ کوئی بھی وقت مقرر کرلیں تاکہ یہ اسمبلی اس پر مکمل طور پر غور کر سکے کہ اسی لاکھ کی رقم کس طرح سے خرچ کی گئی ۔ اور اس کی نشاندہی بھی ہو سکے شکریہ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال بھی مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کا ہے ۔

نمبر ۳۴۶۔ مسٹر فضیلہ عالیانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ بلوچستان میں جہاز توڑنے کی کتنی صنعتیں قائم کی گئی ہے۔ اور جہاز توڑنے کے ٹھیکے کن شرائط پر کن کن اشخاص کو دیئے گئے ہیں نیز صوبے کو گذشتہ دو مالی سالوں میں کس قدر سالانہ آمدنی حاصل ہوتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

صوبہ بلوچستان بلکہ تمام پاکستان میں جہاز توڑنے کی ایک ہی صنعت ہے جو گڈانی کے ساحل پر واقع ہے اس کا رقبہ ۲۵۶۔ ایکڑ ہے اور ۳۱۴ پلاٹوں پر مشتمل ہے ستمبر ۱۹۷۸ سے جہاز توڑنے کی صنعت کا انتظام ادارہ ترقیات بلوچستان محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے ماتحت ہے تفویض کیا گیا اس سے پہلے صوبائی محکمہ مال یہ کام انجام دیتا تھا۔

جہاز توڑنے کے لئے بی ڈی اے چار ایکڑ پر مشتمل پلاٹ الاٹ کرتا ہے جو کہ ہر پاکستانی باشندہ مجوزہ فارم پر درخواست دے کر حاصل کر سکتا ہے جن پر بلوچستان شپ بریکنگ انڈسٹری رولز ۱۹۷۹ اور مارشل لاء آرڈر نمبر ۱۵۵ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس وقت ۱۳۵ پلاٹ مختلف اشخاص کو الاٹ کئے گئے ہیں اور ان پر کام ہو رہا ہے ۲۸۲ پلاٹوں تک سڑک تعمیر کی گئی ہے لیکن اس وقت صرف ۱۳۵ پلاٹ تک کام ہو رہا ہے۔ پلاٹ ہولڈر/ الاٹی پلاٹ الاٹ ہونے کے بعد خود جہاز توڑنے کا بندوبست کرتا ہے۔ جن اشخاص کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کی فہرست شامل ہے ملاحظہ ہو صفحہ شرائط کے لئے الاٹمنٹ لیٹر صفحہ۔ پر ملاحظہ فرمائیں۔

بی ڈی اے کی آمدنی مندرجہ ذیل مدات پر مشتمل ہے۔

۱۔ کرایہ پلاٹ بحساب ۴۸۷۲۰/ روپیہ سالانہ۔

۲۔ ٹیننج فیس (TEENAGE FEES) بحساب ۱۵ روپیہ فی ٹن جس پر ۲۵ فیصد چھوٹ دی جاتی ہے۔

۳۔ جرمانہ Penalty جو ٹیننج فیس مقررہ وقت پر ادا نہ کرنے پر عائد کی جاتی ہے۔ گذشتہ دو سال کی آمدنی کا گوشوارہ جدول (ب) پر ملاحظہ فرمائیں۔

جدول (ب)

رقم ملین روپوں میں۔

سالانہ آمدنی	کرایہ پلاٹ	ٹینشیج فیس	پیناٹی	کل رقم
۱۹۸۴-۸۵ء	۲،۷۸۸	۱۰،۸۲۶	۰،۲۳۰	۱۳،۸۹۴ ملین
۱۹۸۵-۸۶ء	۲،۵۵۸	۸،۷۰۳	۰،۲۹۰	۱۱،۵۵۱ "

یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ شپ بریکنگ سے حاصل شدہ محاصل کا ۹۶،۶۳ فیصد وفاقی حکومت کے پاس جاتا ہے اور ۶۸،۱ فیصد بی ڈی اے کو ملتا ہے۔

LIST OF PLOT AT GADANI SHIP BREAKING.

S.No	No.of Plot.	Name of allottee.
1.	01 to 16	Millwala & Sons.
2.	17 to 20	Hardware.
3.	22 &	M.M Bakhshi.
4.	26	Muhammad Ishaq.
5.	27	Baluchistan Ship Breaking Enterprises.
6.	28 to 30	Dada Steel Corporation.
7.	31 to 32	Miran Bux Karam Bux.
8.	37	Khokhar Engineering.
9.	40.	Zulfiqar Matels Limited.
10.	41	ESBE Enterprises.
11.	42 & 43	Zulfiqar Metals.
12.	44 to 46	United Ship Breaking Industry.
13.	47	Imran Ship Breaking.
14.	48	Muzaffar Ahmed.
15.	49 to 51	MEC Ship Breaking Limited.
16.	52 & 53	Al-Hamza Trading Corporation.
17.	54 & 55	Golden Picker.
18.	56	Chanchi Re-Rolling Mills.
19.	57	A.R Vohira.
20.	58	Khetran Ship Breaking.
21.	60.	Dewans Sons.
22.	61 & 62	Paramount Stell Industry.
23.	63 & 64	Abbasi Steel Mills.
24.	65	Gilani Tember Mart.
25.	66	Y.S Limited.
26.	67 & 68	Adam Steel Limited.
27.	69	Goodluck Corporation.
28.	70	Gujranwala Steel Industry.
29.	71	Paruma Steel Industries.
30.	72	Sea Blue Ship Breaking.
31.	73	Wahid Abdul Satar.
32.	74	Haji Abdul Karim.
33.	75	United Steel Scrape

34.	76	R.H. Associate.
35.	77	Ahmed Steel.
36.	78	Ahmed Ship Breakers.
37.	79	Ahmed Maritime.
38.	80	Al-Hamd International.
39.	81	Tawakal Limited.
40.	82	Noori Trading Company.
41.	83	S.M Ali Trading Corporation.
42.	84 to 86	Admiral Limited.
43.	87	Muzamil & Company.
44.	88	Muzamil Ullah.
45.	89	Murtazvi Enterprises.
46.	90	Ahmed Mercantile Limited.
47.	91	Usman Enterprises.
48.	92	Sunrise Steel Corporation.
49.	93	Dada Sons Limited.
50.	94 to 95	Pakistan Management.
51.	96	Alkam International.
52.	97	Pakistan Electrical & Mechnical Corp:
53.	98	Elahi Trading Company.
54.	99	Sardina Steel Corporation.
55.	100 & 101	Muhammad Farooq A.H.
56.	102	Begum Riazi Sarfraz.
57.	103	Mir Enterprises.
58.	104	Mahobat Khan Marri.
59.	105	Safdar Majeed.
60.	107	Mehran Ship Breaking.
61.	108	Fazal Corporation.
62.	109	Mir Hussain Bskhsh.
63.	110	Mir Fazal Muhammad.
64.	111	Israrul Huda.
65.	112	Essajay Enterprises.
66.	113	M.R & Company.
67.	114	Firdousi Traders.
68.	115	Baluch Enterprises.
69.	116	Hyderabad Trading.
70.	117 & 118	Habib Maritime Limited.
71.	119	Baluch Trading Corporation.
72.	120	Simurg Steel Limited.
73.	121	Murtaza Khan.
74.	122 & 123	Molasses Export.
75.	124	S.Salauddin Brothers.
76.	125	Murad Ship Breaking.
77.	126	Intermarine Limited.
78.	127	Muhammad Nawaz Marri.
79.	128	Habib Builder Limited.
80.	129	Malik Gul Hassan Abdul Samad.
81.	130	J.K Brothers.
82.	131	Mst. Nazar-ur-askari.
83.	132	Miss. Ashraf-un-Nisa.
84.	133	Naseer Ahmed & Company.
85.	134	Khair Industries.
86.	135	Shazo Enterprises.
87.	136	Saeed Industry.

ORDER BY THE BALUCHISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY QUETTA

No.................... Dated..........................

The Baluchistan Development Authority is pleased to allot to M/s...
....

..............Plot No.......on an area of..........situated at.........
beach for a period of five years with effect from the issue of this order for the purpose of breaking and dismantling the ship/vessels on the following terms and conditions:-

1. The Authority (Baluchistan Development Authority) will allow the ship Breaking concern to break and dismantle their vessels as and when it becomes available.
2. The Ship Breaking concern will pay at the rate of Rs.15/-per ton as fee (Tonnage Charges) on the basis of nat tonnage of vessels as recorded in the Ship Builder's Certificate or such amount or rate as may be prescribed by the Government/ Authority.
3. The Ship Breaking concern will deposit the amount of fee with the General Manager, Ship Breaking within seven days of the arrival of the vessel at sea shore and in case of default the Ship Breaking concern shall be liable to pay interest at the rate of 14% per annum on amount due from them.
4. The allottee shall beach the vessel properly so as to avoid encroachment on the adjoining plots.
5. The Ship Breaking concern shall report as early in advance as possible to the General Manager Ship Breaking the arrival of the vessel and again within three days of arrival of vessel at the Yard, and shall supply all the information relating to the ship(s) that may be asked for by the said officer.
6. The breach of condition No.5 will render the Ship Breaking concern liable to cancellation of allotment of plot.
7. The Plot/land will be transferred to other party/company by the allottee nor shall the same be allowed to be used by any other party.
8. The breach of condition No. 7 shall permanently disqualify the allottee from allotment.
9. Unless the allotment is otherwise cancelled for the reasons to be recorded in writing, the allotment shall remain in force for five years in the first instance and shall not be effective there-after unless renewed by the Authority.
10. In case of default of payment of the Government dues, the same will be recovered from the Ship Breaking concern as arrears of Land Revenue.

11. The Ship Breaking concern shall have to pay lease money to the Authority at the rates Prescribed under the rules whether they succeed or fail to utilize the plot during the allotment period provided the allotment is not cancelled by the Authority.

12. The Ship Breaking concern shall not keep the plot vacant for more than four months from the date of otherwise the allotment shall be cancelled by the Authority. In case of such termination the Ship Breaking concern shall be liable to pay the lease money from the date of allotment of the plot upto the date of cancellation of allotment.

13. The extension of the allotment of plot shall not be automatic, but at the discretion of the Authority. However, if the vessel in in the process of breaking at the time of expiry of allotment period, extension will be admissible.

14. The extension of the existing allotment order shall be granted by the Authority on the terms and conditions prescribed under the relevant rules.

15. The Ship Breaking concern shall submit a monthly statement showing the tonnage of the vessel dismantled during the month and the amount paid by them as fee.

16. the Ship Breaking concern shall provide necessary Fire Fighting arrangements ready at the plot as well as in the vessel.

17. The allottee shall have to execute a formal agreement with the Authority based on the terms and conditions of allotment within fifteen days of the issue of allotment order.

18. The period of lease will count with effect from the date of issue of allotment order.

19. The Authority may require new parties which are not importers to satisfy the Authority in the shape of a Call Deposit to the tune of Rs.50,000/- and that the person or the party will not sublet the plot in any manner. In the event of default, the amount of the Call Deposit shall be forfeited to the Authority.

General Manager,
Ship Breaking.

مسٹر اسپیکر۔

اگلا سوال مسٹر ارجن داس کا ہے۔

نمبر ۲۸۴، مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج کل راشن کارڈ پر صرف آٹا مہیا کیا جاتا ہے۔ جس کے ناقص اور غیر معیاری ہونے کے بارے میں صارفین کی طرف سے اکثر شکایات موصول ہو رہی ہیں

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت اس مہنگائی کے دور میں صارفین کو کنٹرول ریٹ پر چینی، چاول، گھی، وغیرہ مہیا کرنے کی تجویز پر غور کرنے گی؟

وزیر خوراک۔

(الف) یہ درست ہے کہ آج کل راشن کارڈ پر صرف آٹا گندم مہیا کیا جاتا ہے جہاں تک ناقص آٹے کا تعلق ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ پنجاب اور کراچی سے آمدہ معیاری گندم ملوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ خوراک نے آٹے کی کوالٹی کی جانچ پڑتال کے لئے ایک علیحدہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ معہ سٹاف چیکنگ کے لئے تعینات کیا ہوا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً آٹے کی کوالٹی کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور لیبارٹری میں آٹے کے نمونے چیک کرواتے ہیں۔ اس لئے آٹے کی کوالٹی کے بارے میں شکایات موصول نہیں ہوئیں۔

(ب) گندم کی سپلائی کا سارا نظام وفاقی حکومت کے زیر اثر ہے ملک میں آٹے اور گندم کے لئے جزوی راشن بندی کا نظام رائج ہے اور زر تلافی (سبسڈی) وفاقی حکومت برداشت کرتی ہے چینی، چاول اور گھی کی راشن بندی نہیں ہے اور ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔

نمبر ۳۵۱، مسز فضیلہ عالیانی۔

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے لئے پنجاب سے گندم کی کتنی مقدار بلوچستان کے لئے مختص کی گئی ہے

اور اس کو لانے کا کیا ذریعہ ہے۔ نیز اگر یہ تمام گندم بذریعہ ریل لایا جائے تو کتنا خرچ آئے گا۔ اگر بذریعہ روڈ لایا جائے تو کتنا خرچ آئے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس گندم کو بذریعہ ریل نہیں لایا جاتا۔ جبکہ بذریعہ ریل لانے سے تمام رقم سرکاری خزانے میں جمع ہوتی ہے۔

ج۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ ۸۷-۱۹۸۶ء کے لئے گندم کو پنجاب سے کوئٹہ لانے کے لئے ٹھیکہ کے ٹنڈر جون ۱۹۸۶ء میں کھولے گئے جس میں عنایت اللہ کاکڑ نامی ٹھیکیدار کا نرخ گذشتہ سال یعنی ۱۹۸۵ء سے ۳ فیصد کم تھا؟

د۔ اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کم نرخ والے کا ٹھیکہ منسوخ کر کے ۱۳ فیصد زائد دوسرے ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دینے کی کیا وجوہات ہیں جن سے حکومت کو ۵۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ اس کا ذمہ دار کون ہے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کاروائی کی جا رہی ہے؟

ر) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کا مندرجہ بالا ٹھیکہ ڈائریکٹر خوراک نے سیکرٹری خوراک سے منظوری لینے کے بعد دیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ایک ہی شخص بحیثیت ڈائریکٹر اس ٹھیکہ کو تجویز کر کے بحیثیت سیکرٹری منظوری دے سکتا ہے؟

وزیر خوراک۔

الف) سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے لئے وفاقی حکومت نے فی الحال اسی ہزار (۸۰۰۰۰) ٹن گندم صوبہ پنجاب (پاسکو) سے مختص کی گئی ہے اس میں سے چالیس ہزار ٹن بذریعہ ریل اور بقایا چالیس ہزار ٹن بذریعہ روڈ لانے کا بندوبست کیا جا رہا ہے اخراجات بذریعہ ریل اور بذریعہ روڈ کا موازنہ درج ہے۔

۸۰۰۰۰ ہزار ٹن بذریعہ ریل /۱۹۶۳۰۸۰۰ بحساب ۲۴۵٫۵۱ روپیہ فی ٹن

۸۰۰۰۰ ہزار ٹن بذریعہ روڈ /۱۴۷۹۲۰۰۰ ۱۸۴٫۹۰ روپیہ فی ٹن

ب) یہ درست نہیں ہے۔ صوبہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے گندم دونوں ذریعوں یعنی ریل اور روڈ سے لائی جاتی ہے۔ تاکہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں وقت پر گندم عوام کو مہیا کی جا سکے۔

ج۔ یہ درست نہیں ہے محکمہ خوراک نے حسب معمول مئی ۱۹۸۶ء، ۱۲ جون ۱۹۸۶ء اور ۳ جولائی ۱۹۸۶ء کو پنجاب سے بذریعہ روڈ گندم لانے کے لئے ٹینڈر جاری کئے تھے

لیکن ہر سہ بار نامناسب نرخ ہونے کی صورت میں دوبارہ ٹینڈر جاری کئے گئے اسی ٹھیکہ کو مکمل کرنے کے لئے محکمہ ہذا نے پانچ بار ٹینڈر جاری کئے مسمی عنایت اللہ کاکڑ نامی کسی بھی ٹھیکیدار نے کبھی بھی ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا۔

د۔ جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ ہذا نے پانچ مرتبہ جاری کئے اور مناسب نرخ موصول ہونے پر محکمانہ ٹینڈر کمیٹی کی سفارش پر ٹینڈر منظور کئے گئے ہیں یہ درست نہیں ہے کہ منظور شدہ نرخ ۱۳ فیصد زائد ہیں اس ٹھیکہ میں حکومت کا کوئی نقصان نہیں ہے اس سلسلے میں قانونی ضابطوں کے مطابق ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ لہذا کسی کے قصور وار ہونے یا کسی کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

ر۔ یہ درست ہے کہ سیکرٹری محکمہ خوراک کو یہ حق حاصل ہے کہ دستور کے تحت وہ ٹھیکہ کی منظوری یا نامنظوری کا حکم مالیاتی قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے دے سکتا ہے موجودہ ڈائریکٹر کو سیکرٹری اور ڈائریکٹر ہر دو اختیارات حاصل ہیں۔

اضافی نوٹ۔ بذریعہ ریل گندم لانے میں نا تو یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ ریلوے ہماری ضروریات پوری کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی ریلوے راستے میں کمی (ٹرانزٹ شارٹیج) کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ جس سے محکمہ کو ۲ سے ۵ فیصد گندم کی کمی کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود محکمہ خوراک ہمیشہ سے گندم کی ترسیل بذریعہ ریل کو ترجیح دیتا ہے اس کے برعکس گندم کو بذریعہ روڈ لانے میں ایک طرف تو اخراجات کم ہوتے ہیں دوسری طرف ٹھیکیدار گندم کی کوالٹی اور وزن کا ذمہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے محکمہ خوراک کو کوئی نقصان کی ترسیل۔ میں اٹھانا نہیں پڑتا۔

حال ہی میں پاسکو نے صوبہ سرحد کی طرز محکمہ خوراک کی منظوری سے بذریعہ ریل گندم کی ترسیل کے لئے ایک ٹھیکیدار نامزد کیا ہے۔ جو گندم کے وزن اور کوالٹی کا ذمہ دار ہے اس طریقہ کار سے گندم کی کمی بذریعہ ریل کا سد باب ہو جائیگا اور آئندہ اس کی تمام تر ذمہ داری ٹھیکیدار پر ہوگی۔ محکمہ خوراک صرف اس گندم کی پاسکو کو ادائیگی کریگی جو کہ صدقی تلافی کے بعد بلوچستان کے مراکز خوراک پر وصول ہوگی۔

مسٹر فیصلہ عالیانی۔

د۔ جناب والا میرے سوال کا الف جزیہ تھا کہ سال ۸۷-۱۹۸۶ کے لئے پنجاب سے کتنی گندم کی مقدار مختص کی گئی ہے جبکہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ سال

۱۹۸۶،۸۷ء کے لئے وفاقی حکومت نے فی الحال (پاسکو) اسی ہزار ٹن مختص کی ہے۔
جناب والا، جبکہ میرا سوال پورے سال کے لئے ہے۔ جناب سال میں تین سہ ماہی ہوتی ہیں جبکہ آپ کے جواب میں ایک سہ ماہی کا جواب دیا گیا ہے۔

وزیر خوراک۔

جناب والا، چونکہ سوال میں لفظ پنجاب استعمال کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا جواب یہی ہے کہ پنجاب سے اسی ہزار ٹن ہے۔ باقی صوبہ بلوچستان کے ضلع نصیرآباد سے بھی گندم خریدی گئی ہے۔

مسٹر فیصلہ عالیانی۔

جناب والا، اس سوال کے جواب میں مس پرنٹنگ ہو گئی ہے۔ یا غلطی سے وزیر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ عنایت اللہ کاکڑ نامی کسی بھی ٹھیکیدار نے کسی بھی ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا ہے۔ دراصل جو ٹھیکیدار تھا، اس کا نام نعمت اللہ ہے۔ اس نے چیف منسٹر صاحب کو بھی درخواست دی تھی جس میں اس نے تحریر کیا تھا کہ اس کا ٹینڈر سب سے کم تھا۔ یعنی پچھلے سال سے تین فیصد کم تھا۔ اس کے باوجود اسے ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ اور پانچ مرتبہ ٹینڈر کئے گئے۔

اس پر وزیراعلیٰ صاحب نے آرڈر بھی کئے ہیں کہ اس کی تفصیلی رپورٹ انہیں بتائی جائے جبکہ ایک شخص نے سب سے کم ریٹ کے ٹینڈر بھرے پھر اس کے ٹینڈر کیوں منظور نہیں کئے گئے، اور پانچ مرتبہ ٹینڈر کیوں کئے گئے، اس کے ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ جس شخص کو ٹینڈر دیا گیا اور دوسرے شخص جس کا ٹینڈر تین فیصد کم تھا، ان دونوں کے نرخوں میں کتنی رقم کا فرق تھا؟

وزیر خوراک۔

جناب والا، چونکہ اب نعمت اللہ کا نام یہاں لیا جا رہا ہے لہٰذا میں دوسرے سوالات کے وقفہ میں اس کا جواب دوں گا کہ عنایت اللہ کاکڑ یا نعمت اللہ ہے۔ فی الحال جیسا سوال کیا گیا ہے ویسا ہی جواب دیا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

آپ نے خود نام غلط دیا ہے۔ اور یہ کہ پانچ مرتبہ ٹینڈر کئے گئے ہیں اور ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔

مسز فضیلہ عالیانی۔

جناب والا۔ کیا وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے کہ ٹینڈروں کو بار بار کیوں طلب کیا گیا۔ جبکہ کم ریٹ کا ٹینڈر موجود تھا۔

وزیر خوراک۔

جناب والا ان ٹینڈروں میں جو سب سے کم ریٹ کا تھا۔ محکمہ کے مطابق گذشتہ سال کے ریٹوں کے مقابلے میں اتنے ہائی ریٹ تھے کہ محکمہ انہیں منظور نہیں کر سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ محکمہ بار بار ٹینڈر طلب کرتا رہا۔ اب جس شخص کو ٹینڈر دیا گیا ہے۔ اس کے ریٹ بھی آٹھ فیصد زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر ٹینڈر کے ریٹ اتنے ہائی ہوں۔ تو محکمہ انہیں کینسل کر سکتا ہے۔ آپ جو دو مختلف نام لئے جا رہے ہیں۔ ان کا میں آئندہ تفصیلی جواب آپ کو دونگا

مسز فضیلہ عالیانی۔

جناب والا۔ اس کے متعلق اخبارات میں بھی چھپا تھا۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال نمبر ۳۴۷۔ مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کا ہے۔

نمبر ۳۴۷۔ مسز فضیلہ عالیانی۔

کیا وزیر خوراک (ماہی گیری) ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے دوران سونمیانی، گڈانی، اور ماڑہ اور سربٹ کے ساحلوں سے کتنی مچھلی پکڑی گئی اور اس سے کس قدر سالانہ آمدنی حاصل ہوئی نیز ماہی گیروں کی فلاح وبہبود کے لئے حکومت کی جانب سے کس قدر امداد دی گئی ہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر خوراک (ماہی گیری)۔

سال ۸۶-۱۹۸۵ء کے دوران سونمیانی گڈانی ماڑہ اور پسنی کے ساحلوں سے ۳۵۲۹۲ میٹرک ٹن مچھلی پکڑی گئی۔ جس کی کل قیمت ۸۶-۴۳ ملین روپے ہے ماہی گیروں کی امداد کے لئے حکومت کی جانب سے ۱۰ انجن ۱۴ ہارس پاور کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء فراہم کی گئی۔

(الف) اور ماڑہ ایریا۔

(۱) نائیلون ٹوائن ۸۰۰ فلوٹ (۲) میرین انجن ۱۸ عدد (۳) فشنگ نیٹ ۱۲۴ عدد (۴) دھاگہ ٹوائن سپول ۳۱ عدد (۵) نائیلون ٹوائن ۲۷۰۰ پونڈ (۶) نائیلون رسے ۸۵۴ کوائلز (۷) فلوٹ ۶۶۰۰ عدد۔

(ب) سونمیانی ایریا۔

(۱) نائیلون ٹوائن ۸۸۹۰ پونڈ (۲) نائیلون رسی ۹۰۰۰ کلوگرام (۳) فشنگ ہک ۴۰۶۵۰ عدد (۴) فشنگ نیٹس ۱۵۴ عدد (۵) فشنگ سول ۵۰ عدد (۶) جاپانی گرانٹ نائیلون ٹوائن ۲۱۳۶۸ عدد (۷) نائیلون رسے ۱۶۲۷ عدد

مسٹر اسپیکر۔

وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلان پڑھ کر سنائیں گے۔ اور رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے۔

(مسٹر اختر حسین خان) سیکرٹری صوبائی اسمبلی۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ سردار خیر محمد ترین
۲۔ جناب عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۳۔ میر نبی بخش خان کھوسہ۔
۴۔ حاجی میر احمد خان زہری

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی ۔
میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ " وہ علاج کے لئے باہر جا رہے ہیں لہٰذا انہیں اس تمام اجلاس سے رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔
سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ (مسٹر اختر حسین خان) سردار دینار خان کرد نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت خراب ہے ۔ لہٰذا آج مورخہ ۱۹ اکتوبر ۸۹ کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔
سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

مسز فضیلہ عالیانی ۔
پوائنٹ آف آرڈر سر ! مجھے آپ کی راہ نمائی چاہیے آج تو سردار دینار خان کرد نے درخواست دی ہے کہ انہیں رخصت دی جائے مگر انہوں نے تو آج استحقاق کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا تھی یہ آج کے ایجنڈے میں بھی درج ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں اس کے متعلق ابھی بتا دونگا ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔
میر سلیم اکبر خان بگٹی نے درخواست دی ہے کہ میں بوجہ علالت اس اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا ۔ مجھے اس تمام اجلاس سے رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر اسپیکر۔

اب وزیر خزانہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ برائے سال ۸۵-۱۹۸۶ ایوان میں پیش کریں گے۔

میر ہمایوں خان مری وزیر خزانہ۔

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی رپورٹ بابت مالی سال ۸۶-۱۹۸۵ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔

رپورٹ پیش ہوئی۔ چونکہ آج کے اجلاس میں سردار دینار خان کرد صاحب نے استحقاق کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنا تھی اور تشریف نہیں لائے لہٰذا یہ رپورٹ ایوان میں دوسرے دن پیش کی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر پچپن منٹ پر اجلاس مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)